صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 09 اپریل 2021ء بمطابق 25 شعبان المعظم 1442 ہجری صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ○ أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ○ يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ○ أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ○ أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ○ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ○ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ○ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ○ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ○ فَكُّ رَقَبَةٍ ○ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ○ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ○ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ○ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ○ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ۔

(ترجمہ): درحقیقت ہم نے انسان کو مشقت میں پیدا کیا ہے۔ کیا اُس نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اُس پر کوئی قابو نہ پاسکے گا؟۔ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال اڑادیا۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے اُس کو نہیں دیکھا؟۔ کیا ہم نے اُسے دو آنکھیں۔ اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے؟۔ اور دونوں نمایاں راستے اُسے (نہیں) دکھا دیے؟۔ مگر اس نے دشوار گزار گھاٹی سے گزرنے کی ہمت نہ کی۔ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دشوار گزار گھاٹی؟۔ کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا۔ یا فاقے کے دن۔ کسی قریبی یتیم۔ یا خاک نشین مسکین کو کھانا کھلانا۔ پھر (اس کے ساتھ یہ کہ) آدمی اُن لوگوں میں شامل ہو جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر اور (خلق خدا پر) رحم کی تلقین کی۔ یہ لوگ ہیں دائیں بازو والے۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کوئسچنز آور': کوئسچن نمبر 10248، جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کوئسچنز آور'، اس کے بعد میں آپ کو ٹائم دے دیتا ہوں جی ان شاء اللہ۔ (مداخلت) پہلے تو کوئسچنز ہو جائیں نا۔ میڈم! پہلے کوئسچن پڑھ لیں پھر آپ جو، انہوں نے کوئسچن کیا نہیں اور آپ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! وہ، ایک منٹ جی، وہ اپنے کوئسچن پڑھ لیں، اس کا اگر جواب نہیں، منسٹر بیٹھا ہے پتہ لگ جائے گا جی۔ وہ Question read کرنے دیں؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: ہمیں اس کا جواب بھی نہیں ملا ہے اور یہ سسٹم میں بھی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے سسٹم میں چیک نہیں کیا ہے، سسٹم چیک کریں، سسٹم چیک کریں آپ، سسٹم میں ہے نا آپ سسٹم چیک کریں سسٹم۔ سیکرٹری صاحب! سسٹم کیوں Off ہے؟ (مداخلت) ایک منٹ جی، یہ اسمبلی آپ کو پہلے پتہ چل چکا ہے کہ Paperless ہے، سب چیزیں ویب سائٹ پہ Upload ہوتی ہیں، آپ ویب سائٹ پہ چیک کر لیں اگر ویب سائٹ پہ نہیں ہے تو پھر میں پتہ کر لوں گا جی۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! آپ کو صبح میرے خیال سے میرے سٹاف نے کہا ہے کہ آپ کو وہ کاپی دے رہے تھے لیکن آپ نے اس کو Receive۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: تو ابھی دے دیں نا تو ابھی دے دیں نا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: تو کوئسچن آپ کا نہیں، ایک منٹ، دیکھیں ایک منٹ ایک منٹ، آپ ابھی میرے خیال سے ہم ایک طرف کہہ رہے ہیں کہ ہماری Paperless Assembly ہے، سب چیزیں ویب سائٹ پہ ہوتی ہیں، ابھی دوسری طرف آپ دوبارہ پیپر کی سائڈ کی طرف جا رہی ہیں تو اس کی تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کونسی بات ہے؟ ایک چیز ویب سائٹ پہ Available ہے اور یہ سسٹم میں تقریباً پچھلے

پانچ سال سے تقریباً چلا آ رہا ہے تو اس میں تو میرے خیال سے کوئی بات دوسری کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ عنایت اللہ خان صاحب! عنایت اللہ خان صاحب! آپ Continue کریں، آپ Continue کریں۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

* 10248 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 2019-20 اور 2020-21 کے دوران محکمہ ہذا کے لئے حلقہ PK-12 اپر دیر کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں مجموعی طور پر کتنی رقم مختص کی گئی ہے؛

(ب) مذکورہ مالی سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران مختص شدہ رقم سے حلقہ PK-12 اپر دیر کے لئے کتنی رقم جاری کی گئی اور اس میں سے کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم):

(الف) مذکورہ سوال کے ضمن میں عرض ہے کہ مالی سال 2019-20 کے دوران محکمہ ہذا کی جانب سے اپر دیر PK-12 کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مجموعی طور پر 109.760 ملین روپے مختص کئے گئے جس میں مبلغ 47.432 ملین روپے خرچ ہوئے اور 2020-21 میں PK-12 اپر دیر کے لئے کل رقم 95 ملین ریلیز ہو گئے ہیں جو ابھی تک خرچ نہیں ہوئے۔

(ب) مزید یہ کہ برائے سال 2019-20 اور 2020-21 کے دوران حلقہ PK-12 اپر دیر کے لئے جاری شدہ اور خرچ شدہ رقم کی تفصیل ریکارڈ میں موجود ہے۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، وہ اگر مطمئن ہو جائیں تو میں اپنی۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! میرا سوال ہے کہ 2019-20 اور 2020-21 میں حلقہ PK-12 کے لئے ہائر ایجوکیشن کے اندر کتنی رقم مختص ہوئی ہے؟ یہ سوال میں نے اس بیک گراؤنڈ میں کیا ہے کہ میری Constituency کے اندر اس وقت دو ڈگری کالجز زیر تعمیر ہیں، ایک گرلز ڈگری کالج ہے اور ایک میل ڈگری کالج ہے، ایک انجینئرنگ یونیورسٹی کا کیمپس گزشتہ چار سالوں سے اے ڈی پی کا حصہ ہے لیکن اس پہ پراگریس بالکل Nil ہے اور ایک کالج جو ابھی ابھی آپریشنل ہوا ہے لیکن وہ بھی سی اینڈ ڈبلیو

سے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے Fully takeover نہیں کیا ہے یعنی Conditionally takeover کیا ہے کیونکہ وہ بہت پرانا کالج ہے، 07-2006 میں منظور ہوا ہے اور ابھی تک اس کے اندر کام باقی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ آپ کے حلقے کے لئے 109.7 ملین روپے مختص ہوئے تھے۔ اب دونوں سالوں کے دوران 109.7 ملین روپے مختص ہونا بہت کم ہیں لیکن اس کے آگے بھی لکھتے ہیں کہ اس میں کوئی 47.4 ملین خرچ ہوئے ہیں جبکہ میرے علم کے مطابق جناب سپیکر صاحب، میرے علم کے مطابق وہ دونوں جو ڈگری کالجز ہیں، اس کے بھی Full swing سے یعنی بالکل بھرپور طریقے سے کام جاری ہے اور اس کے علاوہ جو دو ڈگری کالجز Already موجود ہیں، ایک گرلز ڈگری کالج ہے اور ایک لڑکوں کا پرانا ڈگری کالج ہے، میل بوائز ڈگری کالج ہے، وہ دونوں کالجز ایسے ہیں کہ ایک تو آٹھ دس سال پہلے بنا ہے اور ایک 1970 کے Around بنا ہے، اس میں بھی Repair اور Maintenance کے فنڈ جو ہے وہ پیسے لگتے ہیں۔ تو میں حیران ہوں کہ وہاں خرچہ On ground زیادہ ہو جاتا ہے، آپ پیسے ریلیز، آپ پیسے Allocate زیادہ کرتے ہیں، ریلیز بھی زیادہ کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ پیسے خرچ نہیں ہوئے ہیں۔ تو میں تو یہ چاہوں گا کہ اس کی باقاعدہ سکروٹنی ہو، ڈیپارٹمنٹ اس کی باقاعدہ سکروٹنی کرے، Physical verification کرے جو Outgoing years ہیں، ان دونوں کو دیکھیں، دونوں کو دیکھیں کہ اس سال اور اس سے پچھلے والے سال کنٹریکٹرز نے کتنے پیسے اور کنٹریکٹرز کی Liability کتنی ہے؟ میرے علم کے مطابق کنٹریکٹر کی Liability ہے کروڑوں کے اندر۔ تو اس لئے میں حیران ہوں کہ جب آپ پیسے Allocate کرتے ہیں وہ بھی کم Allocate کرتے ہیں اور ان کم پیسوں کے اندر پھر یہ کہتے ہیں کہ خرچہ آپ کم Show کرتے ہیں اور باقی پیسے جو ہیں وہ آپ Surrender کرتے ہیں تو اس پہ مجھے منسٹر صاحب جو ہے وہ Respond کریں۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Concerned Minister, to respond. Kamran Bangash.

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ مسٹر سپیکر۔ عنایت اللہ صاحب نے اپنے حلقہ نیابت کے بارے میں بات کی ہے، میرے خیال سے مناسب یہی ہوتا جوان کے سپلیمنٹری کوئسچنز آ گئے ہیں، اگر وہ بھی وضاحت کے ساتھ کر دیتے کیونکہ Usually تو یہی ہوتا ہے، اے ڈی پی کا بھی یہی اصول ہے کہ حلقے کے وائز پہ کوئی فنڈز ریلیز نہیں ہوتے اور جب ہم ہائر ایجوکیشن کی بات کرتے ہیں تو پھر حلقے کی اس میں کوئی Distinction نہیں ہوتی۔ تو یہ

انہوں نے جو اپنی بات کی ہے، اس میں شاید انہوں نے، جواب میں دوبارہ پڑھ لیتا ہوں کہ 2019-20 کے دوران محکمہ ہذا کی جانب سے اپر دیر کے لئے یعنی PK-12ان کے حلقے کے لئے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت مجموعی طور پر 109 ملین روپے مختص کئے گئے جن میں مبلغ 47 ملین خرچ ہوئے ہیں، یعنی 2019-20 میں 47 ملین خرچ ہوئے ہیں، پھر 2020-21 میں 95 ملین ریلیز ہو چکے ہیں، وہ ابھی تک خرچ نہیں ہوئے۔ تو یہ ان کو ہم نے معلومات دے دی ہے، اگر ان کو لگتا ہے کہ گراؤنڈ کے اوپر وہ Releases نہیں ہے یا اور کوئی خرچہ نہیں ہو رہا ہے تو ہم نے تو ریلیز کئے ہوئے ہیں، بتادیں کہ کہاں پہ ان کو ایشو آ رہا ہے وہ ہم Resolve کر دیتے ہیں، ہم سکروٹنی کے لئے بھی، ڈیپارٹمنٹل وائز بھی سکروٹنی کے لئے تیار ہیں لیکن ابھی ان کو پتہ ہے یہ خود گورنمنٹ میں رہ چکے ہیں کہ مارچ کے بعد پھر Re-appropriation ہوتی ہے، اگر یہ خرچہ نہیں ہوا تو یہ ہم مجبوراً پھر وہاں سے اٹھائیں گے کسی دوسری جگہ پہ، تو یہ اس کی خود Follow-up کریں، یہ ان کا حلقہ ہے اگر کہیں پر ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے ان کو سپورٹ کی ضرورت ہے کہ ڈیپارٹمنٹ اس کو Scrutinize کرے اور باقی ڈیٹیل دیکھیں جہاں پہ Expenditure کم ہے یا Releases نہیں ہوئیں تو ہم تیار ہیں، میں خود ان کے ساتھ بیٹھنے کے لئے تیار ہوں، وہ بتادیں جی ہم کر دیتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: سپیکر صاحب، یہ جو 2020-21 کے اندر انہوں نے لکھا ہے کہ 95 ملین ریلیز ہوئے جو ابھی تک خرچ نہیں ہوئے ہیں۔ شاید اس، یہ جواب جو ہے یا تو یہ جواب پرانا ہے، منسٹر صاحب اپنے آپ کو کرنٹ کریں، Update کریں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ دو کالجز بالکل Full swing بالکل آخری اس پہ ہیں اور اس میں کنٹریکٹرز کی Liabilities ہیں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ کو انسٹرکشن ایشو کریں کہ وہ دونوں کالجز جو کہ بالکل بہت پہلے ایک کالج جو ہے وہ 2013 کے اندر منظور ہو چکا ہے، دوسرا کالج کوئی 2017-18 کے اندر، 2017-18 کے Around approve ہو چکا ہے اور دونوں کالجز پہ بڑی تیزی سے کام جاری ہے۔ کنٹریکٹرز بھی میرے ساتھ رابطہ کرتے ہیں، ان کے Liabilities ہیں۔ ٹھیک ہے میں خود Follow-up بھی کروں گا، میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں میں خود بھی Follow-up کروں گا لیکن منسٹر صاحب بھی اپنے ساتھ نوٹ کر لیں۔ میں اس سوال کو آگے نہیں بڑھاؤں گا لیکن منسٹر صاحب آگے نوٹ کر لیں کہ وہ ڈیپارٹمنٹ کو انسٹرکشن ایشو کریں کہ ان کالجز کی اگر کوئی Liabilities ہیں تو اس

کو Dispose of کریں، ایک بات یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ انجینئرنگ یونیورسٹی کی میں نے بات کی ہے۔ انجینئرنگ یونیورسٹی کیمپس 15-2014 سے اے ڈی پی کے اندر Reflect ہو رہا ہے، 25 کروڑ روپے تین سال پہلے انجینئرنگ یونیورسٹی کو ٹرانسفر ہو چکے ہیں، اس کا Space گزشتہ تین سال سے اس لئے رکا ہوا ہے کہ PC-I Revision کے اندر پراجیکٹ ڈائریکٹر کی سیلری اور پراجیکٹ ڈائریکٹر کی اپوائنٹمنٹ کا ایشو ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ جو پہلے والا انجینئرنگ یونیورسٹی نے کوآرڈینیٹر مقرر کیا ہے وہ Proper procedure سے نہیں ہوا ہے۔ یہ پروسیجر گزشتہ تین سال سے موؤ نہیں کر رہا ہے۔ منسٹر صاحب یہ دونوں چیزیں نوٹ کر لیں، اس پہ جا کے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے اندر ان دونوں چیزوں کو Push کر لیں۔ میں آگے، میرے سوال کا مقصد پورا ہو گیا ہے پھر۔ اور دیکھیں یہ بات میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ جب ہم سوال کرتے ہیں، Breakup حلقے کا مانگتے ہیں تو آپ کے پی اینڈ ڈی کے ساتھ، پی اینڈ ڈی کے ساتھ بھی یہ ڈیٹیلز ہونی چاہیئے اور متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بھی ہونی چاہیئے کیونکہ آپ کی بات درست ہے کہ آپ ایسے حلقہ وائز اے ڈی پی کے اندر Reflect نہیں کرتے ہیں لیکن حلقوں کے اندر جو سکیمیں ہوتی ہیں اس کو آپ پیسے ریلیز کرتے ہیں اور اس کا Breakup بنایا جا سکتا ہے اور ان سوالوں کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ کس حلقے کو کتنے فنڈز جا رہے ہیں؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی جی۔ سپلیمنٹری؟

<u>میاں نثار گل</u>: جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سپلیمنٹری۔

<u>میاں نثار گل</u>: شکریہ سر۔ سر، منسٹر صاحب سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کالجز کی بات ہے، اسمبلی فلور پہ ایک سال پہلے مجھے بانڈہ داؤد شاہ گرلز ڈگری کالج کے متعلق کہا گیا تھا کہ اس کو اس سال شروع کریں گے غالباً جب چیف منسٹر آرہے تھے تو کامران بنگش صاحب بھی ان کے ساتھ ہی تھے۔ بلڈنگ بھی آپ نے دیکھی ہے، 13-2012 کی اے ڈی پی میں یہ سکیم شامل تھی لیکن ابھی تک بلڈنگ خراب ہو رہی ہے اور اس میں کلاسز شروع نہیں ہوئی۔ برائے مہربانی اس کے متعلق بھی کچھ کہا جائے تو میں مشکور رہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: شکریہ مسٹر سپیکر۔ جو عنایت اللہ صاحب نے بات کی ہے اور ہم تو سمجھتے ہیں کہ پورے صوبے میں جہاں پہ کام ہوتا ہے وہ یقیناً کسی نہ کسی حلقے میں ہوتا ہے، وہ ہر ایک کا اپنا ایک حلقہ ہوتا ہے لیکن ہمارے اپوزیشن بنچز کے جو معزز ممبران ہیں، وہ پھر حلقے کی جو ڈسٹری بیوشن ہے اس کو Controversial کر دیتے ہیں، اس کے اوپر عدالتوں میں چلے جاتے ہیں کہ جی یہ حلقے کے اوپر نہیں ہونا چاہیئے اور یہ ایک حلقے کے ساتھ جیسے اب یہ ڈھائی ارب روپے کے اگر پراجیکٹس عنایت اللہ صاحب کے حلقے میں ہو رہے ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ باقی ممبران کے حلقوں میں بھی پھر اتنے ہی پیسے ہونے چاہیئے جو کہ نہیں ہے، ماشاء اللہ وہ پچھلی گورنمنٹ میں منسٹر تھے انہوں نے کیا ہوگا انہوں نے Efforts کی ہوگی۔ تو میرا یہ بتانے کا اس لئے ضروری تھا کہ حلقہ وائز ہی ہونا ہے، اس کو متنازعہ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے جواب بھی دیا ہوا ہے لیکن اگر اس کے اوپر کل کو انہی کی طرف سے اگر کوئی عدالت میں چلا جاتا ہے یا ادھر سے کوئی چلا جاتا ہے تو اس کو ذرا Clarify کرنا ضروری ہے۔ دوسرا جو انہوں نے یو ای ٹی کی بات کی ہے، یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں عنایت اللہ صاحب، ہم اس کو Resolve کر دیتے ہیں۔ جو میاں صاحب نے بات کی ہے، یہ بالکل اچھا ہے اگر 25 کروڑ روپے عنایت اللہ صاحب ریلیز ہو چکے ہیں تو ہم نے اس کو جلد از جلد Expedite کرنا ہے، اس کو یو ای ٹی کا کیمپس جلد از جلد ہمیں فنکشنل کرنا چاہیئے۔ جو میاں نثار گل صاحب نے بات کی ہے، ان شاء اللہ اگلے اکیڈمک ایئر میں آپ کا جو بانڈہ داؤد شاہ ہے، ہم نے بھی وزٹ کیا تھا، آپ کے ساتھ بھی ملاقات ہوئی تھی، ہم اس کو اگلے فنانشل ایئر سے، جو اکیڈمک ایئر ہے اس میں سٹارٹ کرلیں گے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 10313، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، آپ نے ابھی خود کہا کہ Paperless Assembly ہے تو جب Paperless Assembly ہے تو یہ یہاں پہ میرے پاس تو کمپیوٹر میں بھی جواب نہیں ہے اور کل دو بجے تک میرا نمائندہ جو ہے وہ یہاں پہ بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ساتھ میں متواتر ٹیلی فون پر رابطے میں تھی کہ جواب آیا کہ نہیں آیا لیکن چونکہ آج صبح میری منسٹر صاحب سے بات ہوئی ہے تو مجھے یہ پتہ چلا ہے حالانکہ اب یہ جو ہے نا یہ جو میرے سوال کا جواب نہیں آیا، یہ آئینی طور پہ اس کو تحریک استحقاق کہتے ہیں جو منسٹر پہ بھی ہونا چاہیئے، جو سیکرٹری پہ بھی ہونا چاہیئے، اس کے

پورے ڈیپارٹمنٹ پہ ہونا چاہیئے،اسے کہتے ہیں آئینی تحریک استحقاق۔ یہ نہیں کہ آپ ٹیوب ویل آپریٹر پہ تحریک استحقاق لے آئیں، آپ ایس ایچ او پہ لے آئیں، آپ فلاں پہ لے آئیں آپ فلاں پہ لے آئیں، اس طریقے سے ہم اپنے آپ کو Degrade کر رہے ہیں ان کے سامنے۔ تو جناب سپیکر صاحب، ان سے جب میری بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ میں بھی چونکہ بیمار تھا اور میری Wife ابھی تک بیمار ہے Covid کی وجہ سے تو اس وجہ سے میں ان کو مطلب صحت کی دعائیں دیتی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ اگر یہ میرا کوئسچن اگلے کسی اس میں آجائے ورنہ اس پہ میرا تحریک استحقاق بنتا تھا کہ نہ تو کمپیوٹر میں ہے اور جناب سپیکر صاحب، رولز کو اگر آپ دیکھیں تو رولز یہ کہتا ہے کہ دس دن کے اندر اندر ڈیپارٹمنٹ جواب دے گا اور پھر دو دن پہلے Hard copy ایم پی اے کو فراہم کی جائے گی جو کہ نعیمہ کشور صاحبہ تو اس وقت بات کر رہی تھی کسی اور کی باری پہ لیکن اپنی باری پہ میں یہ بات کرنا چاہ رہی ہوں کہ یہ رولز اور ریگولیشن ہماری اسمبلی نے بنائے ہوئے ہیں کہ بھئی آپ کو دس دن کے اندر ڈیپارٹمنٹ جواب دے گا اور دو دن پہلے آپ کے ایم پی اے کے پاس Hard copy آئے گی، ایم پی اے کے پاس Hard copy آئے گی باقی کمپیوٹر میں جو ہے تو تمام لوگوں کے لئے اس میں معلومات ہوں گی، اس کو Paperless Assembly کہتے ہیں، یہ نہیں ہے کہ آپ ہمیں نہ تو پیپر میں جواب دیں اور نہ ہی کمپیوٹر میں جواب دیں۔ تو یہ تحریک استحقاق اس چیز پہ بنتی ہے اور اسی لئے بیس سالوں میں جو میری ایک تحریک استحقاق آئی ہے، وہ آئینی تحریک استحقاق تھی، نہ کسی اور پہ میں نے تحریک استحقاق پیش کی ہے اور نہ ہی میں نے اپنے آپ کو Degrade کیا کہ میں لوگوں پہ ادھر ادھر اس طریقے سے ہم خود اپنے آپ کو بیوروکریسی کے سامنے جو کہ میں بار بار کہتی ہوں کہ Bureaucracy is not superior, this Assembly is superior, we are lawmaker اور وہ Implement کریں گے۔ تو اس لئے میں کہتی ہوں کہ ہمارا سپیشل 23 گریڈ ہے اور ان کا 22 گریڈ ہے چیف سیکرٹری اور آئی جی پی کا۔ تو پلیز اپنے آپ کو یہ سمجھیں کہ We are law making اور Lawmaker جو ہے وہ Superior ہے بیوروکریسی سے اور بیوروکریسی جوابدہ ہے اس اسمبلی کو۔ تو اس لئے میں اپنا تحریک استحقاق بھی نہیں لاتی ہوں اور منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس کا جواب جو ہے تو اگلے کسی دن مجھے دے دیں تو مہربانی ہوگی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میڈم! آپ کی باتیں بالکل درست ہیں، ٹھیک آپ نے کہیں، ان کی طرف سے ڈیپارٹمنٹ سے جو جواب آیا اور ہمیں صبح موصول ہوا ہے، صبح ملا ہے لیکن ابھی بھی انہوں نے سسٹم میں

ڈالا ہوا ہے آپ کو نہیں ملا۔ ڈیپارٹمنٹ اس کی Reply کرے گا کہ کیوں Delay ہوا ہے۔ خلیق الرحمان صاحب۔

جناب خلیق الرحمان (مشیر وزیر اعلیٰ برائے خوراک): جناب سپیکر! اس میں میرا خیال ہے کہ میری غلطی ہے کہ چونکہ میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کہا ہوا ہے (تالیاں) کہ جو بھی اس قسم کا کوئی کوئسچن آیا کرے تو وہ میرے سے مطلب Endorse کیا کریں، میں اس طرح جواب نہیں دیا کرتا اسمبلی میں۔ تو انہوں نے میرے پاس آفس میں رکھا ہوا تھا لیکن چونکہ میں اپنے آفس آیا نہیں ہوں تو اس وجہ سے یہ پینڈنگ رہ گیا تھا، کل شام کو انہوں نے یہ مجھ سے کروایا ہے تو یہ کوئسچن تو ہے ہم نے جواب بھی دیا ہوا ہے لیکن اگر میڈم چاہتی ہے کہ اس کو آگے کہیں دوبارہ لانے کا ہے ان کا ارادہ تو ہمیں اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم کا کوئسچن جو ہے 10313، اس کو Next اس کے لئے ڈیفر کرتے ہیں جی، Next اس میں لے لیں آپ۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسرا میں ایک اناؤنسمنٹ کرنا چاہ رہا ہوں۔ تمام آنریبل ایم پی ایز سے جو اپنا Covid test کرانا چاہتے ہیں تو ٹیم آئی ہے، ہماری اولڈ جرگہ ہال میں بیٹھی ہوئی ہے تو آپ تمام ایم پی ایز ایک ایک، مطلب سب اکھٹے نہ جائیں فرداً فرداً وہاں ایک بندہ جائے اور اپنا ٹیسٹ وہاں پہ کرا سکتا ہے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 10704، جناب میر کلام صاحب۔

* 10704 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر برائے خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شمالی وزیرستان میں محکمہ ہذا میں سال 2018 سے 2021 تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ میں کل کتنے افراد کس قانون کے تحت کس کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں؛

(i) تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی، ڈومیسائلز، تعلیمی اسناد، بھرتی آرڈر، موجودہ پوسٹنگ آرڈرز، اخباری اشتہارات، کیڈر، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے نام فراہم کی جائیں؛

(ii) سال 2022 میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب خلیق الرحمان (مشیر وزیر اعلیٰ برائے خوراک): (الف) محکمہ خوراک خیبر پختونخوا میں ضلع شمالی وزیرستان میں سال 2018 سے لے کر 2021 تک کسی بھی آسامی (بنیادی پے سکیل) پر تعیناتی نہیں کی گئی ہے کیونکہ محکمہ فنانس خیبر پختونخوا نے اب تک متعلقہ ضلع کے لئے کوئی نئی آسامی کسی بھی بنیادی پے سکیل میں منظوری نہیں کی ہے۔

(ب) (i) (ii) جیسا کہ (الف) کا جواب دیا گیا ہے۔

(ج) سال 2022 کے لئے محکمہ فنانس خیبر پختونخوا نے ابھی تک کوئی نئی آسامی کسی بھی بنیادی پے سکیل میں منظور نہیں کی ہے۔ منظوری کے بعد تمام نئی آسامیاں قانون کے تحت پر کی جائیں گی۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ میرا کوسچن بھی فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے ہے۔ اس کے حوالے سے یہ جو جواب ملا ہے یا Late ملا یا ابھی اس پہ سسٹم میں ڈالا ہوا ہے، اس کے حوالے سے تو میڈم نے تفصیل سے بات کی لیکن میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب نے وضاحت کر لی ہے اور اس نے خود تسلیم کیا کہ غلطی ہوئی ہے۔ تو میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں سپیکر صاحب، کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے یہ کوسچن ہے میرا کہ 2018 سے 2021 تک Merged districts میں کتنی نئی آسامیاں دی ہیں اور وہاں پر ڈیپارٹمنٹ نے کیا کیا ہے؟ جناب سپیکر! کوسچن کا جواب بالکل "نہیں" میں آیا ہے تو صرف منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، Specially کامران صاحب کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، اس کے تقریباً دو سال Merger کے ہو گئے تو وہاں پہ بہت سارے ایسے ڈیپارٹمنٹس ہیں کہ آج دن تک اس نے کوئی پیشرفت نہیں کی ہے اس حوالے سے۔ تو اس کے حوالے سے اس کو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کا نوٹس لے لیں باقی وہ جواب ابھی آیا ہے میں اس سے مطمئن ہوں۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب! یہ کوسچن ویسے فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا ہے میرے خیال سے۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم): اس حوالے سے تو ان کا جواب تو ہو گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں وہ جواب دیں گے کیونکہ ان کا کوئسچن ہے وہ Reply کر دیں۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں وہ تو انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ Satisfied ہیں ان کے کوئسچن سے میر کلام صاحب؟

جناب میر کلام خان: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ کامران صاحب! ایک منٹ میں ان کو جواب دے دیں کہ ان کا کوئسچن۔۔۔۔۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں میں بڑا Quickly بتا دیتا ہوں۔ میر کلام صاحب نے جو بات کی ہے تمام محکمہ جات جو ہیں وہ پچیسویں آئینی ترمیم کے بعد Devolve ہو چکے ہیں، ہر ضلع کے حوالے سے ہماری ڈسٹرکٹ پروفائلنگ ہو چکی ہے، جو جو ڈیپارٹمنٹس وہاں پر Properly establish نہیں ہو چکے، ان کے Adjacent اضلاع کے جو آفیسر ز ہیں ان کو ابھی ایڈیشنل چارج دے دیا گیا ہے باقی جو ہے جوں جوں وہاں پہ اسٹیبلشمنٹ ہو رہی ہے تو آفسز بن رہے ہیں، اگر آپ کہتے ہیں تو پھر میں آپ کو بتا دیتا ہوں ہمارے پاس ڈیٹیلز موجود ہیں کہ تمام سات کے سات قبائلی اضلاع میں کون کونسے ڈیپارٹمنٹس جو ہیں Properly devolve ہو چکے ہیں اور کونسے کونسے ابھی ایڈیشنل چارج کے اوپر ہیں جن کی بہت جلدی اسٹیبلشمنٹ ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 10442۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر! مجھے فوڈ ڈیپارٹمنٹ پر ایک ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فوڈ کے ضمنی کوئسچن کر رہے ہیں۔ جی۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب! آج کل چونکہ رمضان شریف کی بھی آمد ہے۔ میں منسٹر صاحب یہ ضمنی کوئسچن پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس وقت پورے صوبے میں بالخصوص ہزارہ ڈویژن میں آٹے کے حوالے سے چونکہ آگے رمضان شریف آ رہا ہے تو مختلف ریٹس چل رہے ہیں، 830 بھی ہے، 900 بھی ہے، 1100 بھی ہے، 1300 بھی ہے، غریب لوگوں کو لوٹا جا رہا ہے۔ تو اس کے متعلق اگر منسٹر صاحب یہ وضاحت کریں۔ ایک تو جو پوائنٹس انہوں نے رکھے ہیں، وہ بہت کم ہیں اور لوگوں کو دور دور سے پانچ پانچ

چھ چھ کلومیٹر سے آنا پڑتا ہے اس کے لئے، چونکہ رمضان شریف میں غریب عوام کو سہولیات فراہم کرنے میں پوائنٹس کی بھی تعداد بڑھائی جائے اور اس کے نرخ جو ہیں آٹے کے ریٹ ان کے اوپر بھی کنٹرول کیا جائے۔ دوسری بات یہ ہے سپیکر صاحب، کہ جو اس وقت کھانے پینے کی تمام اشیاء میں ملاوٹ کی جا رہی ہے۔ دودھ میں آپ دیکھیں، ساری کھانے پینے کی جتنی اشیاء ہیں اس کے اوپر بھی اگر منسٹر صاحب کی ذمہ داری ہے رمضان شریف کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے حوالے سے بھی ہمیں بتائیں اور جو ریٹس ہیں، نرخ ہیں سبزیوں تک یہ چونکہ فوڈ کے اندر آتی ہیں اور منسٹر صاحب اس کے متعلق کیا کرنا چاہتے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister to respond, Khaliq-ur-Rehman Sahib.

جناب خلیق الرحمان (مشیر وزیر اعلیٰ برائے خوراک): سپیکر صاحب! ایسا ہے کہ رمضان کے حوالے سے جو Strategy بنائی گئی ہے صوبائی حکومت کی طرف سے وہ میرے پاس موجود ہے اور اس پہ کافی کام ہوا ہے۔ انہوں نے ایک تو یہ Bags کی بات کی ہے، تو ہم نے چونکہ ان دنوں میں Normally یہ ہوا کرتا تھا پچھلے سالوں میں کہ کوٹے کو کم کیا جاتا تھا، ہم نے بھی کوشش کی ہے کہ جتنی ہمارے پاس Availability ہے آٹے کی، اسی حساب سے ہم نے کی ہے، مطلب پچھلے سال جو ہے وہ دو ہزار ٹن پورے صوبے کے لئے ان دنوں میں تھا، ابھی ہم رمضان کے لئے Specially یہ چار ہزار ٹن جو ہے Per day کے حساب سے ریلیز کر رہے ہیں اور ہم نے یہ بھی کیا ہے چونکہ اس وقت مارکیٹ میں باقی فصل بھی آ چکی ہے، سندھ سے بھی آ چکی ہے اور ساتھ ساتھ پنجاب سے بھی کئی اضلاع سے آنا شروع ہو گئی ہے تو یہ ہے کہ آٹے کا جو پچھلا بحران تھا الحمد للہ وہ ابھی اس طرح نہیں ہے اور ریٹس بھی کافی Stable ہو گئے ہیں لیکن ہماری طرف سے ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ رمضان میں ہم 10-kg کے Bags دیں اور اس کا جو ریٹ ہے وہ 430 Rupees ہے، اگر اس سے زیادہ کوئی بھی چارج کرتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جرم ہے۔ تو جو انہوں نے بات کی ہے کہ آٹا کے ڈیلرز کے پوائنٹس ہونے چاہئیں، اس میں ایسا ہے کہ جو پچھلے ہم سات ہزار ٹن تک لے کر گئے تھے اس کی وجہ سے کافی زیادہ مطلب ہم نے بڑے اچھے طریقے سے اس کو Manage کیا لیکن اب چونکہ آٹے کی سپلائی کم ہے تو اسی حساب سے ہمیں ڈیلرز کو بھی کم کرنے پڑ گئے لیکن پھر بھی ہمارے آنریبل ممبر صاحب ہیں، اگر کسی قسم کی ان کی کوئی شکایت ہے تو یہ چونکہ میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کہا ہوا ہے کہ آپ اپنے Concernned MPAs کے ساتھ بیٹھ کے اس کی

Strategy بنایا کریں اور جہاں جہاں پہ آٹا کے جو پوائنٹس ہیں Subsidized آٹا کے، وہ ان کی Consultation اور With civil administration بیٹھ کے بنائیں تاکہ یہ تکلیف نہ ہو کسی کو۔ اس کے علاوہ سپیکر صاحب! ہم نے اس رمضان کے حوالے سے جو Strategy بنائی ہے، اس میں چیف سیکرٹری صاحب اس کو اور میں خود مانیٹر کر رہے ہیں، باقاعدہ Teams بن چکی ہیں، ہم نے Initially یہ کوشش کی ہے کہ ہم جو ٹریڈرز ہیں اور مختلف دکاندار ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کے سول ایڈمنسٹریشن کے تھرو ہم نے ان کے ساتھ بیٹھ کے ان کے ساتھ یہ بات چیت کی ہے، ان کو کوشش کی ہے کہ کیونکہ رمضان کے حوالے سے ہم نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ Rise آیا ہے Prices میں یعنی ایک تو مسلمان پھر پٹھان، اس میں ہونا تو یہ چاہیئے کہ یہ کم ہونا چاہیئے تھا لیکن یہ زیادہ ہوا کرتا ہے، تو ہم نے کوشش کی ہے کہ ان کی Counseling کی جائے، ان کو سمجھایا جائے کہ ان دنوں میں ریٹس اس طرح نہ بڑھیں لیکن اگر پھر بھی ریٹس بڑھتے ہیں تو اس کے لئے ہم نے باقاعدہ ٹیمیں تشکیل دی ہوئی ہیں، ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے آپ کو نظر آئے گا کہ رمضان میں ان پہ باقاعدہ کارروائی کی جائے گی اور ان شاء اللہ امید یہ ہے کہ اس کو کنٹرول کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی۔ دیکھیں یہ طریقہ جو آپ کر رہے ہیں یہ طریقہ نہیں ہے۔ سپلیمنٹری کے لئے آپ کو پہلے ہاتھ اٹھانا چاہیئے تھا اس لئے کہ ان کا کوسچن تھا جس طرح نلوٹھا صاحب نے کہا، انہوں نے جواب دیا ہے تو آپ جواب میں جواب دے رہے ہیں یہ طریقہ نہیں ہے، یہ بالکل طریقہ نہیں ہے۔ نیکسٹ کوسچن، کوسچن نمبر 10442، شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 10442 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا ہر سال اشتہارات کی مد میں رقوم ادا کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اشتہارات کی مد میں کن کن اداروں، اخبارات اور میڈیا کو کتنی کتنی رقم ادا کی گئی، تمام ادائیگیوں کی تفصیل بمعہ اشتہارات و جاری کردہ بلز ائیر وائز فراہم کی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا ہر سال اشتہارات کی مد میں رقوم ادا کرتا ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم سول سیکرٹریٹ اور اس کے ذیلی محکمہ جات ڈائریکٹریٹ جنرل آف کامرس، ڈائریکٹریٹ آف ہائر ایجوکیشن اور ڈائریکٹریٹ آف آرکائیوز اینڈ لائبریریز نے گزشتہ پانچ سالوں کے دواداروں کو اشتہارات کی مد میں رقوم کی ادائیگی کی ہے، ان کی تفصیل لف ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو مسٹر سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ! Continue کریں۔ جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: اس کے جواب سے تو میں مطمئن ہوں۔ میرے خیال میں تین سال کے بعد کافی طویل عرصے میں ایک سوال کے جواب کے حوالے سے مجھے کافی ڈیٹیل سے جواب دیا گیا ہے تو اس لحاظ سے میرے خیال میں اس پہ تو میں بات نہیں کروں گی لیکن سپیکر صاحب، اس سوال کے ساتھ میں نے بہت سے ایسے سوالات، کیونکہ ہر ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے میں نے بات کی تھی اور تمام سوالات بہت Important ہیں لیکن جو سب سے Important Question تھا، وہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے تھا، تو جو سوال میں نے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے پوچھا تھا، وہ پہلے تھا اس کے بعد پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ، ہائر ایجوکیشن تمام تو ان کے سوالات کے جوابات تو مجھے دیئے جا رہے ہیں لیکن جو سوال میں انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے اشتہارات کے حوالے سے کرتی تھی، وہ کیوں نہیں ایجنڈے پہ آتا؟ تو اس کا تو سپیکر صاحب، تھوڑا سا مجھے کلیئر کر دیں باقی یہ سوال جو ہے اس سے میں مطمئن ہوں جواب سے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں میڈم! جس طرح آپ کا یہ سوال آیا ہے تو جو کوئسچنز پہلے Priority پہ ہوتے ہیں تو اسی Priority سے آپ کے سوالوں کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ اگر آپ اس سے پہلے یہ سوال پہلے یہ تھا تو اس کے بعد اگر آپ نے وہ جمع کیا ہے تو اس کا جواب آپ کو مل جائے گا ان شاء اللہ جی۔ آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں۔

محترمہ شگفتہ ملک: نہیں میں صرف یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ وہ سوال پہلے، یہ تقریباً سال پہلے کے سوالات ہیں لیکن صرف میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہمارے بہت سے کوئسچنز ہیں، اس میں سے ایسے

سوالات تو آجاتے ہیں کہ ڈیپارٹمنٹ کو فوری طور پہ جواب، لیکن جو اس سے بھی Important Questions ہیں، ان کے جوابات نہیں آتے بس مجھے یہی کہنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں یہ تو میں یہاں پہ تمام منسٹرز صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں سے میں یہ انسٹرکشن دیتا ہوں کہ تمام سوالات کے جوابات جو آپ کے محکموں کو بھیجے جاتے ہیں، ان کی Replies time پہ ہمیں ملنی چاہیئے۔ سپیکر صاحب بھی بار بار کہتے ہیں اور میں فائنل اس دفعہ کہہ رہا ہوں کہ جس ڈیپارٹمنٹ کا جواب Late مجھے موصول ہوا یہاں پہ اسمبلی میں تو اس کے خلاف ہم سخت سے سخت کارروائی کریں گے ان شاء اللہ۔ کوئسچن نمبر 10538، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 10538 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر برائے اطلاعات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کہ رائٹ ٹو انفارمیشن کمیشن کے تحت گزشتہ سات سالوں میں معلومات تک رسائی کے سلسلے میں کتنی درخواستیں موصول ہوئیں، ائر وائز تفصیل فراہم کی جائیں؛

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران معلومات تک رسائی کے قانون کے حوالے سے عوام میں شعور اجاگر کرنے سے متعلق کیا اقدامات کئے گئے ہیں اور ان پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؛

(ج) رائٹ ٹو انفارمیشن کمیشن کے پاس جمع، زیر التواء درخواستوں کی تعداد کتنی ہے اور کن کن محکموں یا اداروں سے متعلق ہیں، تفصیل فراہم کی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اطلاعات):

(الف) رائٹ ٹو انفارمیشن کمیشن کو گزشتہ سات سالوں میں 7703 درخواستیں / شکایات موصول ہوئیں، ائر وائز تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	موصول شدہ درخواستیں / شکایتیں
01	2014	290
02	2015	1091
03	2016	1520
04	2017	1160
05	2018	1382
06	2019	1035
07	2020	880
08	2021	345

(ب) ان سات سالوں کے دوران آر ٹی آئی کمیشن نے قانون کے بارے میں عوام کو آگاہی دلانے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے:

(i) آر ٹی آئی قانون کے بارے میں اخبارات اور سالوں میں اشتہارات کی چھپائی۔

(ii) ڈائریز، ٹیبل اور وال کیلنڈرز کی چھپائی اور ان کی تقسیم (سالانہ بنیادوں پر)

(iii) نیوزلیٹرز کی چھپائی اور تقسیم مستقل بنیادوں پر۔

(iv) پمفلٹس کی چھپائی اور تقسیم مستقل بنیادوں پر۔

(v) صوبہ کے اہم شہروں (Divisional level) کی اہم شاہراہوں پر بڑے بڑے اشتہاری بورڈز (Hoardings) کو نصب کیا گیا جن کا مقصد آر ٹی آئی قانون کی تشہیر کرنا تھا۔

(vi) صوبہ کے نئے ضم شدہ اضلاع ملاکنڈ، بونیر، شانگلہ، سوات کے علاوہ ایبٹ آباد اور ہری پور میں امسال پبلک انفارمیشن افسران کی آر ٹی آئی قانون سے متعلق آگاہی اور اس کے تحت ان کو موصول ہونے والی درخواستوں پر عملدرآمد کے لئے متعلقہ ڈپٹی کمشنرز کے دفاتر میں آر ٹی آئی قانون پر ٹریننگ دی گئی۔

(vii) عوام الناس، کالج اور یونیورسٹی کے طلباء، لوکل باڈیز کونسلرز، سرکاری اہلکاروں، کھلاڑیوں اور معذور افراد کے لئے صوبہ کے تمام اضلاع میں سیمینارز کا انعقاد کیا گیا۔

(viii) وقتاً فوقتاً ریڈیو پختونخوا FM-92.20 تک ریڈیو پاکستان FM-101 پر ٹاک شوز کا انعقاد کیا گیا۔

(ix) ٹی وی چینلز پر چلانے کے لئے اردو، پشتو اور ہندکو زبان میں Documentaries کی تیاری۔

(x) آر ٹی آئی کمیشن نے سال 2019-20 میں یونیورسٹی آف لکی مروت، خوشحال خان خٹک یونیورسٹی کرک، یونیورسٹی آف ملاکنڈ، شہید بے نظیر بھٹو فار وومن یونیورسٹی پشاور اور شہید بے نظیر یونیورسٹی فار وومن شرینگل دیر اپر میں آر ٹی آئی قانون سے آگاہی کے متعلق سیمینارز منعقد کئے۔

(xi) پشاور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن اور ایبٹ آباد ایسوسی ایشن میں آر ٹی آئی قانون کے متعلق وکلاء برادری کے لئے سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔

(xii) مارچ 2021 میں ٹانک، لکی مروت، ڈیرہ اسماعیل خان کے تمام PIOs کی آر ٹی آئی قانون پر ٹریننگ کی گئی۔

(xiii) ڈی آئی خان کے تمام ڈویژنل اخبارات میں PIOs کی لسٹ شائع کی گئی اور عوام کی آگاہی کے لئے مسلسل چھ روز تک اشتہارات بتعاون GPP P&D شائع کئے گئے ہیں۔

(xiv) Global FM-91ڈی آئی خان ریڈیو سٹیشن پر ٹاک شوز کا انعقاد کیا گیا اور عوام کی آگاہی کے لئے ریڈیو اشتہارات چلائے گئے۔

درج بالا Activities پر گزشتہ سات سالوں میں -/5,745,225 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) وہ شہری جن کو عوامی اداروں سے مقررہ میعاد میں معلومات فراہم نہ ہوں، اس صورت میں شہری آر ٹی آئی کمیشن میں معلومات کی فراہمی کے لئے شکایات درج کرا سکتے ہیں۔ اب تک شہریوں کی جانب سے 7703 شکایات درج ہو چکی ہیں۔ مختلف سرکاری محکموں اور اداروں سے متعلق حل طلب شکایات کی تفصیل ضمیمہ (الف) میں درج ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میرے خیال میں اس لحاظ سے بھی اگر آپ رولنگ دے دیں کہ ممبر کو جواب جو ہے وہ Hard copy جس کا سوال کیا گیا ہو اس کو کم از کم مل جائے تو اچھا ہو گا۔ مجھے بھی ابھی انہوں نے Hard copy میں سوال دیا ہے لیکن میں ویسے آپ کو ادھر اپنا ضمنی سوال رکھتی ہوں۔ میرے سوال کا جو جواب آیا ہے، اس میں 7703 درخواستیں ان کو موصول ہوئی تھیں جن میں نمٹائی گئی درخواستوں کی تعداد 6970 ہے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک تو کیا طریقہ کار اپنایا گیا ہے نمٹائی گئی ان 6970 کے لئے، جو ان کے پاس درخواستیں آئی تھیں اس کے لئے طریقہ کار کیا رکھا گیا، کس طریقہ کار کے تحت ان کے یہ مسائل حل کئے گئے اور دوسرا جو سوال ہے، وہ یہ ہے کہ ان کے پاس 300 جو ہیں یہ کہہ رہے ہیں کہ ابھی وہ زیر التواء ہیں کہ ان پر یہ لوگ اپنی وہ رکھیں گے تو اس کی تعداد جو ہے اس میں سب سے زیادہ ہائر ایجوکیشن کی ہیں جس پہ 112 درخواستیں ہیں، جن پر ابھی عملدرآمد نہیں ہوا۔ ثانوی تعلیم کی جو ہے وہ 94 ہیں، 94 ہیں اور صحت کی 94، تو اس کے لئے انہوں نے کیا سوچا ہوا ہے کہ کیا اس کے لئے طریقہ کار اپنایا جائے گا اور ان کی درخواستیں کب تک نمٹائی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سب سے پہلے تو میں پھر دوبارہ وہی بات Repeat کروں گا کہ تمام ڈیپارٹمنٹس جو ہیں وہ جواب دو دن پہلے بھجوایا کریں کہ ہم اپنے آنریبل ممبرز کو اس کا جواب دے سکیں لیکن یہ ہمارے اسمبلی سٹاف کی غفلت ہے اور ان کو جوابات ٹائم پہ ملے ہیں اور انہوں نے Hard copy produce نہیں کی، جس طرح نعیمہ کشور صاحبہ نے کہا، حمیرا خاتون صاحبہ نے کہا، نگہت اورکزئی صاحبہ نے کہا تو یہ غفلت پھر برداشت نہیں کی جائے گی۔ Please, Concerned Minister, to respond۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اطلاعات): شکریہ مسٹر سپیکر۔ حمیرا خاتون بی بی نے جو کوسچن پوچھا ہے ان کو تو کافی تفصیل میں بتادیا گیا ہے، جوابات آ گئے ہیں جو تقریباً 733 جو زیر التواء ہیں آر ٹی آئی کمیشن کے پاس، ان کا اپنا ایک طریقہ کار ہے۔ جو ڈیٹیلز جن لوگوں کو نہیں ملتی وہ کچھ وجہ سے نہیں ملتی جو کہ آر ٹی آئی کمیشن میں پھر Complainant چلی جاتی ہے یا وہ اگر Satisfy نہیں ہوتا، جو 6 ہزار 900 کے قریب اگر Resolve ہوئے تو یہ بہت بڑا نمبر ہے، سب سے پہلے تو ہمیں اس کو Appreciate کرنا چاہیئے اور جو 733 زیر التواء ہیں، اس میں ڈیپارٹمنٹ کے اپنے Concerns ہوتے ہیں، ان کو زیادہ پتہ ہوگا جب انہوں نے کوسچن پوچھا ہے کہ پندرہ دن کے اندر اندر ہر محکمہ جواب دینے کا پابند ہے۔ اب اکثر اوقات ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب چلا جاتا ہے لیکن Complainant جو ہے اس کے اوپر Satisfy نہیں ہوتا، تو وہ آر ٹی آئی کمیشن کے پاس چلی جاتی ہے بات، آر ٹی آئی کمیشن اس کے اوپر پھر فیصلہ کرتا ہے، تین کمشنرز اس میں بیٹھتے ہیں، Unanimously اس کے اوپر فیصلہ ہوتا ہے، اگر پھر بھی Complainant خوش نہیں ہے تو دوبارہ سے کمیشن اس کے اوپر بیٹھتا ہے، تو یہ جو 112 اور 94 ہے، یہ اکثر جو ہے Service related matters ہوتے ہیں یا اتنے Complicated ہوتے ہیں جس میں Complainant جو ہے وہ Satisfy نہیں ہوتا تو بارہا وہ کمیشن اس کو کر لیتا ہے۔ اگر Commission satisfy نہیں ہوتا ڈیپارٹمنٹ کے جواب سے تو پھر کمیشن کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ ڈیپارٹمنٹ کو جرمانہ کر دیتے ہیں۔ وہ جو متعلقہ آفیسر ہے، اس کے اوپر پھر ایکشن لیا جاتا ہے لیکن یہ جو Complicated nature کے کوسچنز ہوتے ہیں، ان کے اوپر آر ٹی آئی کمیشن جو ہے وہ Complainant اور ڈیپارٹمنٹ کے درمیان اس کو Resolve کر دیتا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Satisfied?

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب! یہ تو میں کہہ رہی ہوں کہ یہ کافی قابل تحسین بات ہے، 6970 درخواستوں کا نمٹانا، میرا جو پہلا اس میں ضمنی سوال ہے وہ یہی ہے کہ میں یہ کہہ رہی ہوں کہ وہ طریقہ کار بتایا جائے کہ کس طریقہ کار کے تحت 6970 درخواستیں نمٹائی گئی ہیں۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ جو کامران صاحب فرمارہے ہیں کہ ہم اس کے لئے، پھر وہ بار بار آتے ہیں، جاتے ہیں جو غیر نمٹائی گئی درخواستیں ہیں، اس کے لئے کیا کوئی ٹائم فریم طے ہوتا ہے یعنی کتنے ٹائم پیریڈ کے لئے، یہ تو نہیں ہوتا کہ پھر وہ لٹکا ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری کون کرنا چاہتا ہے؟

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: شکریہ مسٹر سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، یہ سپلیمنٹری دوسرا ابھی لے لیں۔ نعیمہ کشور صاحبہ!

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، چونکہ ہائر ایجوکیشن کے منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں، آج کل جو اہم ایشو ہے، اس کے متعلق میں کوئسچن چاہوں گی۔ سپیکر صاحب، ایک آرڈیننس آیا ہے کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی جو خود مختاری ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! یہ اطلاعات کے محکمے کا سوال ہے، اطلاعات کا، سپلیمنٹری آپ اطلاعات کے بارے میں کر رہی ہیں؟

محترمہ نعیمہ کشور خان: ہائر ایجوکیشن کے بارے میں کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا کوئسچن جو ہے اطلاعات کا ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: کس کا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اطلاعات کا ہے جی اطلاعات کا۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: تو ہائر ایجوکیشن کا منسٹر دے رہے ہیں تو خیر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہائر ایجوکیشن کے نہیں ہیں، ان کے پاس ڈبل منسٹریاں ہیں جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: شکریہ مسٹر سپیکر۔ حمیرا خاتون صاحبہ کے اگر اور Detailed concerns ہیں یا 6970 جو Resolve ہوئے ہیں ان کی ڈیٹیلز اگر چاہیئے تو ہم Provide کر دیتے ہیں، Usually کوئی بھی اگر Applicant آتا ہے تو وہ درخواست دے دیتا ہے کہ ہمیں یہ معلومات چاہیئے کسی بھی ڈیپارٹمنٹ سے، وہ ڈیپارٹمنٹ اس کو پندرہ دن کے اندر اندر آر ٹی آئی کمیشن کو دے دیتا ہے اور آر ٹی آئی کمیشن جو ہے جو Applicant ہے اس کو Provide کر دیتا ہے، یہ بات یہاں پر End ہو جاتی ہے کہ انہوں نے جو ڈیٹا مانگا تھا یہ اس کو مل گیا۔ اس کے بعد پراسیس شروع ہو جاتا ہے کہ وہ جو Applicant ہے وہ Satisfied ہے یا نہیں ہے اس Answer سے، اس کے بعد وہ دوبارہ سے آر ٹی آئی کمیشن میں چلا جاتا ہے یہ جو آپ کو 700 کے قریب جو Pending applications نظر آرہی ہیں، یہ وہ ہیں جن میں Applicant نے جو ڈیٹا مانگا تھا یا وہ نہیں ملا یا ڈیپارٹمنٹ نے جو ڈیٹا دیا تھا وہ

Satisfied نہیں ہے، تو اس کے اوپر پھر آر ٹی آئی کمیشن جو ہے ان کے تین کمشنرز ہوتے ہیں وہ اس ایشو کو Resolve کر دیتے ہیں، کچھ جو ہیں، میں دوبارہ سے بتا دیتا ہوں کہ ایشوز بڑے Complicated nature کے ہوتے ہیں جن سے اکثر Applicant جو ہے وہ ڈیٹیلز جو ہیں اس کو مل جاتی ہے لیکن وہ Satisfied نہیں ہوتا۔ میں آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ جو 6970 کے قریب Applications ہیں وہ Resolve ہو چکی ہیں، اس میں دونوں End پہ Satisfaction ہیں تو اس پر اگر آپ کو چاہیئے کہ کس ڈیپارٹمنٹ نے کتنے Resolve کئے ہیں وہ ہم آپ کو دے دیتے ہیں، کس طریقے سے Resolve ہوتا ہے ہم آپ کو وہ Pamphlets بھی دے دیتے ہیں، ہم آپ کو وہ Contents بھی دیتے ہیں کہ اگر کہیں پر کوئی Satisfied نہیں ہے، اگر ان کی نظر میں کوئی ہے کہ وہ Satisfied نہیں ہے تب بھی اس کے لئے ہم بیٹھے ہوئے ہیں، ہم ان کو ان شاء اللہ Assist کریں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Ji you are satisfied?

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب! کامران صاحب مجھے اگر دے دیں تو یہ اچھی بات ہو گی۔ جو معلومات وہ بتا رہے ہیں نا کہ میں آپ کو دے دوں گا تو معلومات دے دیں گے کامران صاحب تو بس ٹھیک ہے ان شاء اللہ۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ کوسچن نمبر 10554، جناب سراج الدین صاحب۔

* 10554 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر توانائی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ صوبائی حکومت نے صوبہ بھر میں 350 ڈیم بنانے کا اعلان کیا تھا اور اس مقصد کے لئے بجٹ میں رقم مختص کی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ بھر میں کن کن مقامات پر سمال ڈیمز بنائے جا رہے ہیں، ان کی ضلع وائز تعداد کتنی ہے اور ہر منصوبے کے لئے جاری شدہ اور ان پر خرچ شدہ رقم کی ضلع وائز مالیت کتنی ہے، ان ڈیموں کی پیداواری صلاحیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر محنت وثقافت نے پڑھا): (الف) جی ہاں صوبائی حکومت نے اپنے پچھلے دور (2013-2018) میں یہ منصوبہ 356 (چھوٹے پن بجلی گھر جو کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے شمالی علاقاجات) میں شروع کیا اور اس کا منظور شدہ لاگت اور تخمینہ 5250.19 ملین روپے ہیں۔

(ب) ضلعی سطح پر مالی اور تعمیر شدہ منصوبوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب سراج الدین: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ سر، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے گزشتہ صوبائی حکومت کی جانب سے صوبہ بھر میں سمال ڈیمز کی جو 350 ڈیمز تھے، ان کے بارے میں پوچھا تھا، محکمے نے جو تفصیلات فراہم کی ہیں، اس میں 290 ڈیمز، جو سمال ڈیمز ہیں وہ مکمل ہو چکے ہیں اور اس کی تفصیل بھی دی ہے، اس تفصیل سے تو میں مطمئن ہوں جدھر بھی اس نے کام کیا ہے اور جدھر بھی اس نے جو لاگت اور Identify کئے ہیں جگہیں، اس سے تو میں مطمئن ہوں لیکن سر، اس میں ایسا ہے کہ 42 ایسے منصوبے ہیں جو ابھی تک مکمل نہیں ہیں، تو میرا سوال یہ ہے کہ یہ کب تک مکمل ہوں گے اور جو 24 منصوبے ہیں وہ منسوخ کئے گئے ہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister responds. Ji Janab Shaukat Yousafzai.

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جناب سپیکر، بہت شکریہ جس طرح انہوں نے کہا 42 تو زیر تعمیر ہیں اس پر کام جاری ہے، وہ چونکہ دوسرا محکمہ ہے، ڈیٹا دینا میرے لئے کافی مشکل ہے لیکن یہ کہ ہماری پوری کوشش ہے کہ جتنا جلدی ممکن ہو سکے کیونکہ عوامی اس کے لئے ہے اور لوگوں کو، لوکل کمیونٹی کو اس سے بڑا فائدہ ہو رہا ہے جو انہوں نے کہا کہ منسوخ کئے ہوئے ہیں، ٹیکنیکل وجوہات ہوتی ہیں۔ آپ کسی جگہ کے لئے بیس تیس یا چالیس منصوبے اعلان کر لیتے ہیں لیکن وہاں جو ٹیکنیکل ٹیم جاتی ہے، چونکہ یہ Totally technical چیز ہے، جہاں پانی کا کتنا ہے، جہاں اس کا Flow ساری چیزیں دیکھنے کے بعد وہ جو ٹیکنیکل ٹیم ہے وہ فیصلہ کرتی ہے، تو یہ 365 جو ڈیمز تھے چھوٹے مائیکرو ہائیڈل پاور سٹیشنز تھے، اس میں 24 کو Feasible نہیں ڈیکلیئر کیا گیا، تو یہ تو ان کے لئے متبادل بھی دیکھا جا رہا ہے ابھی جو Recently اور مزید جو ہم Plan کر رہے ہیں، اس میں بھی ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ علاقے جہاں پر بجلی نہیں گئی ہے دور دراز علاقے ہیں جہاں واپڈا کی بجلی نہیں ہے، جہاں دوسری بجلی کا کوئی انتظام نہیں ہے تو وہاں یہ چھوٹے چھوٹے منی مائیکرو ہائیڈل وہ ہو رہے ہیں۔ دوسرا جناب سپیکر، یہ اچھی بات ہے کہ انہوں نے یہ تو تسلیم کیا کہ 290 تعمیر ہو چکے ہیں، چونکہ یہاں تو بہت سارے لوگ کہتے ہیں "چرته دی هغه ډيمونه، چرته دی هغه مائیکرو" میں کم از کم مشکور ہوں ان کا کہ یہ مان رہے ہیں کہ جی 290 تو مکمل ہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! جس طرح انہوں نے کہا ہے انہوں نے ڈیٹیلز مانگی ہے تو آپ Concerned Minister کو کہیں کہ ان کو وہ Details provide کریں کہ وہ Satisfied ہو

جائیں، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 10731، جناب خوشدل خان صاحب۔ جناب خوشدل خان صاحب، (Lapsed)۔ کوئسچن نمبر10740، محترمہ نعیمہ کشور صاحبہ۔

* 10740 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیاوزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں بجلی کی ٹرانسمیشن لائنز نہایت بوسیدہ اور پرانی ہو چکی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سے بجلی کے ضیاع کے ساتھ ساتھ حادثات بھی رونما ہو رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے اس کو حل کرنے کے لئے واپڈا کے ساتھ مل کر کیا اقدامات کئے ہیں، نیز ٹرانسمیشن لائنز کی اپ گریڈیشن کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر محنت وثقافت نے پڑھا): (الف) و (ب) جی ہاں صوبہ خیبر پختونخوا میں بجلی کی ٹرانسمیشن لائنز نہایت بوسیدہ اور پرانی ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے بجلی کے ضیاع کے ساتھ ساتھ حادثات اور لوڈشیڈنگ بھی ہو رہی ہے۔ ان مسائل کو حل کرنا اور اقدامات اٹھانا واپڈا/پیسکو کی ذمہ داری ہے اس لئے ان سوالات کے مناسب جوابات چیف پیسکو سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اس ضمن میں صوبے میں بجلی اور ٹرانسمیشن لائنز کے مسائل کو حل کرنے کے لئے پیڈو/ادارہ توانائی برقیات پیسکو سے مسلسل رابطے میں ہے اور اس سلسلے میں صوبائی حکومت نے اپنی علیٰحدہ ٹرانسمیشن و گرڈ کمپنی بھی قائم کر دی ہے جو صوبے میں بجلی کے مسائل کو حل کرنے کے لئے مؤثر کردار ادا کرے گی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، شروع میں جو میں نے بات اٹھائی تو میں پوائنٹ آف آرڈر پہ تھی، میں کسی کے اس پہ نہیں تھی اور جو آپ نے بات کی کہ ویب سائٹ پہ ہیں تو میں اس کو Appreciate کرتی ہوں کہ ہم Paperless پہ جا رہے ہیں لیکن یہ One way traffic نہیں ہونی چاہیئے، اگر آپ ہمیں اس پہ دے رہے ہیں تو ہمارا جو ہے، ہم جو جمع کرتے تو ہم سے بھی پھر آپ ویب سائٹ پہ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! اس سے پہلے میں نے کہہ دیا تھا کہ جس طرح آپ نے کہا، حمیرا خاتون صاحبہ نے کہا اگر اس میں ڈیپارٹمنٹ کی غفلت ہے اس کے خلاف ہم ایکشن لیں گے، انہوں نے اگر Late دیا ہے

یا اگر ہمارے اسمبلی سٹاف کی غلطی ہے تو اس کے خلاف ہم ایکشن لیں گے، وہ تو میں نے پہلے بات کلیئر کر دی ہے۔ ابھی آپ اپنا کوسچن کریں جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میری اگر آپ ریکویسٹ سن لیں تو، میں صرف یہ عرض کر رہی ہوں کہ یہ Facility ہمیں بھی دیں، ممبران کو بھی دیں کہ ہم بھی ویب سائٹ پر By WhatsApp، By mail ہم اپنا جو ہمارا بزنس ہو، ہم وہ جمع کروا سکیں، اس پر ایک دفعہ سپیکر نے رولنگ بھی دی پھر جب میں نے جمع کیا تو مجھے یہ جواب ملا کہ چونکہ رولز میں نہیں ہے تو آپ نے ادھر نوٹس برانچ میں جمع کرنا ہے، تو ہم سے آپ نہیں لیتے اور ہمیں کہتے ہیں کہ نہیں آپ نے پڑھنا ہے، تو میں اس لئے یہ پوائنٹ اٹھا رہی ہوں کہ ہمیں بھی یہ Facility دیں کہ ہمیں روز نہ آنا پڑے، ہم بھی By website یا By net اس کو جمع کر سکیں۔ تو میں یہ ریکویسٹ کر رہی ہوں کہ اگر ہم رولز کے خلاف اس کو لے رہے ہیں تو ہمیں بھی یہ Facility دیں ایک طرف سے یہ Facility نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اوکے۔ جی اپنا کوسچن کریں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اچھا اب کوسچن کی طرف میں آ رہی ہوں کیونکہ میں اسی سے پڑھوں گی کیونکہ مجھے تو کاپی نہیں ملی اور رولز کے خلاف ہی جائیں گے لیکن جائیں گے۔ جناب سپیکر، اگر آپ اس جواب کو دیکھ لیں تو اسی میں مجھے کلیئر جواب دیا گیا ہے کہ ہاں بالکل یہ ٹرانسمیشن لائنز بھی بوسیدہ ہیں، پرانی بھی ہیں، حادثات بھی ہو رہے ہیں، اس کی وجہ سے لوڈ شیڈنگ بھی ہو رہی ہے، بجلی کی Losses بھی ہو رہی ہیں لیکن آپ جواب چیف پیسکو سے لیں۔ اب آپ ایک ممبر کو کہہ رہے ہیں کہ آپ جاؤ چیف پیسکو سے جواب لیں تو پھر میں یہاں سے جا کر ادھر جواب لوں، یہ کونسا طریقہ ہے کہ مجھے یہ جواب دیا جا رہا ہے؟ ٹھیک ہے ساری چیزیں ہیں لیکن اس کا جواب چیف پیسکو دے گا، پھر میں یہاں کیوں کھڑی ہوں، پھر میں یہاں کوسچن کیوں جمع کرتی ہوں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ ان کا کوسچن پورا ہو جائے، کیونکہ انہوں نے سپلیمنٹری کرنا ہے پھر وہ کوسچن کریں۔ جی میڈم!

محترمہ نعیمہ کشور خان: تو اب مجھے اس کا جواب دیں یہ مجھے لکھا ہوا دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر! انہوں نے جو کوئسچن کیا ہے وہ PEDO سے کیا ہے، PEDO سے کوئسچن کیا ہے تو اگر آپ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے لوکل ڈیپارٹمنٹ کا کوئسچن پوچھیں گے تو جواب یہی آئے گا۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ انہوں نے Accept کیا ہے کہ ٹرانسمیشن میں بھی ایشوز ہیں، پرانی بوسیدہ ہو چکی ہیں، اس میں ایک چیز Add نہیں ہے وہ میں آپ کو Add کر کے دوں کہ میٹر ریڈرز کی کمی ہے پورے صوبے کے اندر، مشکلات ہیں اور یہ ساری چیزیں Deal کرتا ہے پیسکو واپڈا، تو انہوں نے یہ کہا ہے کہ اگر مزید تفصیل آپ نے لینی ہے تو آپ واپڈا یا پیسکو سے رابطہ کریں، چونکہ PEDO جو ہے وہ واپڈا کی بجلی کو نہیں دیکھتا۔ تو اس لئے میرے خیال سے ان کے کوئسچن کا تعلق پیسکو سے ہوتا، اگر صوبائی حکومت سے ہوتا تو شاید وہ پھر ایک بڑے اس میں آتا، اس کا پورا پیسکو ہم جواب لے کر بھی دے سکتے تھے لیکن انہوں نے PEDO سے کوئسچن کیا ہے، PEDO نے کہا ہے کہ بالکل ہم آپ کے ساتھ Agree ہیں یہ بات ماننے کے لئے کہ جی تاریں بوسیدہ ہو چکی ہیں، ٹرانسمیشن لائنوں میں ایشوز ہیں اور لوڈشیڈنگ بھی ہے اور اس سے ضیاع بھی ہو رہا ہے، اس سے حادثات بھی رونما ہو رہے ہیں، تو وہ تو Agree کر رہے ہیں لیکن اب یہ کہ باقی چیزیں آپ تفصیل مانگیں گے تو ظاہر ہے وہ ادارہ ہی الگ ہے، فیڈرل گورنمنٹ کا ادارہ ہے، تو یہ اگر انہوں نے اس کے علاوہ مانگنا ہے تو بتائیں مجھے میں اس کا جواب دوں یا اگر نہیں ہے میرے پاس تو میں پیسکو سے لے کر دے دوں، تو یہ انہوں نے جو کوئسچن مانگا ہے کہ ہاں واقعی بتائیں کہ ایسا ہے، وہ کہتا ہے ہاں بالکل ایسا ہے، Losses بھی ہو رہی ہیں، مشکلات بھی ہیں، تو میرے خیال سے دیکھیں جو انہوں نے آخری کوئسچن کیا ہے، اس میں یہ ہے کہ کیا اس کے لئے کوئی کام ہو رہا ہے اپ گریڈیشن کے لئے تو ہاں انہوں نے جواب دیا نیچے کہ بالکل اس کے لئے ہمارا PEDO پیسکو کے ساتھ بھی رابطے میں ہے، کوششیں بھی ہو رہی ہیں لیکن جناب سپیکر، آپ کو بھی علم ہوگا کہ یہاں پر کئی دفعہ پیسکو چیف کو بلایا گیا اسمبلی کے اندر، چیف منسٹر سے ملاقاتیں ہوتی ہیں، فیڈرل گورنمنٹ کے جو فیڈرل منسٹر ہیں پانی اور بجلی کے، ان سے ہماری ملاقاتیں ہوتی ہیں، یہ ایشو ابھی سے نہیں ہے، یہ کافی عرصے سے چلا آ رہا ہے اور ہماری پوری کوشش ہے کہ ٹرانسمیشن لائنز کو چینج کیا جائے اور اس کو کیبل سسٹم پہ ڈالا جائے اور اس کے لئے کام ہو رہا ہے، یہ میں ان کو وہ کر رہا ہوں ان شاء اللہ تعالیٰ، اس پہ کیونکہ ہمارے ساتھ وہ Agree کرتے ہیں، وہ بھی یہ مانتے ہیں کہ جی یہ سسٹم ٹھیک نہیں ہے، تو جو کیبل سسٹم ہے اس پر جانے کے لئے تھوڑا سا ٹائم لگے گا، اگر اس کے علاوہ بی بی کا کوئی اور ضمنی کوئسچن ہے تو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم، نعیمہ کشور صاحبہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اس پہ سپیکر صاحب، اگر آپ پھر آگے جائیں تو میں نے اس پہ ایک دوسرا کوسچن کیا تھا کہ اس کی اپ گریڈیشن کے لئے اور اس کو ٹھیک کرنے کے لئے آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں مجھے تفصیل فراہم کریں، تو تفصیل میں جو اس نے شارٹ کوسچن، جواب دیا تھا ابھی منسٹر صاحب نے فرمایا لیکن یہ کوسچن میں نے اس لئے کیا تھا کہ PEDO منسٹر صاحب نے فرمایا تھا ہمیں ایک میٹنگ میں کہ مرکزی گورنمنٹ نے ہم سے Commit کیا ہے کہ ہمیں 20 ارب روپے دے رہے ہیں ٹرانسمیشن لائنز کے اس سارے سسٹم کو ٹھیک کرنے کے لئے، تو اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں نے یہ کوسچن کیا تھا اور تقریباً اس کو ایک سال ہو گیا ہے تو کس حد تک اس پہ کام ہوا ہے، کتنا وہ دے رہے ہیں، کیا اس پہ لائحہ عمل ہے ؟ اس سے میں Agree کر رہی ہوں کہ یہ مرکز کا کام ہے اس کے ساتھ ہے لیکن میرا کوسچن یہ ہے کہ ہماری حکومت نے کس حد تک اس کے ساتھ Take-up کیا ہے اور جو انہوں نے 20 ارب کا Commit کیا تھا ٹھیک ہے وہ 20 ارب نہیں دے سکتے مجھے بھی پتہ ہے صرف Commitment ہے لیکن 10 دیں 5 دیں کچھ تو شروع کریں، تو کتنی اس میں پیشرفت ہوئی ہے۔

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں جی۔

جناب میر کلام خان: جی سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: سپلیمنٹری جی، جی میر کلام صاحب! میر کلام صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ معزز منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ کوسچن PEDO کے ساتھ Related ہے تو میں صرف یہ ایک بات اس کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہاں فلور پہ بھی ہمارے ساتھ وعدہ ہوا تھا، سپیکر صاحب نے کہا تھا اور ہمارے لاء منسٹر نے بھی کہا تھا کہ PEDO کے ساتھ جو مسجدوں کی Mosques solarization system ہے، وہ ہر ممبر کو 25 Mosques solarised کر لیں گے۔ تو جناب سپیکر، اس پہ خوشدل خان نے یہ پوائنٹ اٹھایا تھا تقریباً ایک سال ہو گیا کہ اس کا کچھ بھی پتہ نہیں چلا تو اگر PEDO کو یہ بھی یاد دلایا جائے کہ اس کا کیا ہوا تو مہربانی ہو گی۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Ji Asif Khan Sahib, Last supplementary. Asif Khan, laste supplementary۔ آصف خان صاحب مائیک آن کریں۔

جناب آصف خان: شکریہ سپیکر صاحب، میں میڈم کے ساتھ کچھ انفارمیشن شیئر کرتا ہوں کیونکہ پیسکو کے ساتھ میری کئی میٹنگز ہوئی تھیں تو میں ان کو، چونکہ شوکت صاحب کے بھی نوٹس میں نہیں ہو گا جو بات وہ کر رہی ہیں یہ 45ارب روپے تھے جس میں فیڈرل گورنمنٹ جو ہمیں دے گی تقریباً 25ارب وہ دیں گے، ان کا شیئر ہو گا اور جو باقی 20ارب کا جو شیئر ہو گا، وہ صوبائی گورنمنٹ کا شیئر ہو گا جس میں 87 فیڈرز پہ کام ہو رہا ہے جس میں شیخ محمد و جو گرڈ سٹیشن ہے اس کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ دس نئے جو گرڈ سٹیشنز ہیں، شاہی باغ گرڈ سٹیشن ہے اور شیخ محمد و گرڈ سٹیشن ہے۔ اس طرح ملاکنڈ ڈویژن میں جو گرڈ سٹیشنز ہیں، ان کو اپ گریڈ کیا جائے گا۔ اس میں اے بی سی جو کیبلز ہیں، ان کے پی سی ون تیار ہوں گے ان شاء اللہ، اس میں بھی یہ اپریل کے End سے اس پہ بھی کام اے بی سی پہ شروع ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ جو پشاور کے حوالے سے تقریباً 87 فیڈرز ہیں، ان میں دس کہ بارہ کمپلیٹ ہو چکے ہیں باقی پہ کام جاری ہے میڈم! تو اس لئے میں انفارمیشن میڈم کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، شیئر کرنا چاہتا ہوں۔ شکریہ۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: میرے خیال میں یہ پارلیمانی سیکرٹری ہیں، شکریہ میں ان کا ادا کروں گی کہ انہوں نے تھوڑی تفصیل تو فراہم کی لیکن میں اپ گریڈیشن جو یہ پرانی ہے، میں اس کے حوالے سے پوچھ رہی ہوں چلو کچھ تو پیشرفت ہو رہی ہے۔ تھینک یو۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you. Question No. 10766, Sobia Shahid Sahiba. Lapsed.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

10731 _ Mr. Khushdil Khan Advocate: Will the Minister for Energy & Power state that:

(a) How the PEDO managed the generation, transmission and distribution of power;

(b) How many grids and micro grids and power houses have been constructed by the organization and how they are managed?

(c) Do the Provincial Governnment intend to construct a main grid station like the national grid station at federal level for storage of generated power from different projects, give detailed reply please?

Mr. Mehmood Khan (Chief Minister): (a) All the hydel power houses which are under the administrative control of PEDO are connected to the national grid except 4.2 MW Reshun Hydel Station Chitral which was damaged in 2015 due to flood and

currently WAPDA is supplying electricity in that area through 33 KV transmission line owned by PEDO. Furthermore PEDO operate to run its power houses through its own technical officers/officials deputed at different stations in collaboration with the O&M contractor mobilized at site.

(b) PEDO has not constructed any mini micro grids. However 277 Mini Micro Hydel Plants are constructed and supply power to local community directly through local transmission and distribution system and is managed by the community itself.

(c) Yes the Provincial Government intends to construct 500 KV transmission line for Evacuation of Power from Chitral and adjacent areas with proposed gird station at Chitral and Chakdara.

10766 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ دور حکومت میں تعلیمی انقلاب سے متاثر ہو کر پرائیویٹ سکولوں کے طلباء وطالبات نے سرکاری سکولوں میں داخلہ لیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع سوات میں جن جن پرائیویٹ سکولوں کے طلباء و طالبات نے سرکاری سکولوں میں داخلہ لیا،ان کے نام، کلاس، گزشتہ سکول کانام فراہم کیا جائے ؟

جناب شہرام خان ترکئی(وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع سوات میں جن جن پرائیویٹ سکولوں کے طلباء و طالبات نے سرکاری سکولوں (مردانہ /زنانہ) میں داخلہ لیا،ان کے نام، کلاس، گزشتہ سکول کے ناموں کی تفصیل لف ہے۔(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: 'Leave applications': چھٹی کی درخواستیں کچھ آئی ہیں معزز ایم پی ایز کی، جناب محب اللہ خان صاحب 9 اپریل؛ جناب منور خان صاحب 9 اپریل؛ جناب بلاول آفریدی صاحب 9 اپریل؛ جناب امیر فرزند خان 9 اپریل؛ جناب زبیر خان صاحب 9 اپریل؛ جناب جمشید مہمند صاحب 9 اپریل؛ جناب انور حیات خان صاحب 9 اپریل؛ جناب محمد ظاہر شاہ صاحب 9 اپریل؛ جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب 9 اپریل؛ جناب ظہور شاکر صاحب 9 اپریل؛ ملک بادشاہ صالح صاحب 9 اپریل؛ جناب لیاقت علی خان صاحب 9 اپریل؛ حاجی قلندر خان لودھی صاحب 9 اپریل؛ جناب خوشدل خان صاحب 9

اپریل؛ مولانا لطف الرحمان صاحب 9 اپریل؛ جناب اکرم خان درانی صاحب 9 اپریل؛ ارشد ایوب خان صاحب 9 اپریل؛ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Item No. 05, 'Privilege Motions': Mr. Faisal Zeb MPA, to please move his privilege motion No. 128. Janab Faisal Zeb Sahib. Not present, lapsed. Miss Aysha Bano MPA, to move her privilege motion No. 133.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ جو ایم پی ایز بیٹھے ہیں، ان میں فاصلہ کم لگ رہا ہے اور ماسک بھی نہیں پہنے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے ان سب کا فاصلہ چھ فٹ سے زیادہ ہے لیکن میں تمام آنریبل ممبر سے ریکویسٹ کروں گا جو نیچے ہیں، وہ ماسک پہن لیں کم از کم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میرا Negative آیا ہے ٹیسٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں Negative ہے تو اللہ آپ کو بچائے، تمام مسلمانوں کو بچا کے رکھے اس بیماری سے لیکن آپ سب ماسک پہن لیں، میں تمام آنریبل منسٹرز صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گا شوکت یوسفزئی صاحب! اس لئے کہ لوگ آپ کو Follow کرتے ہیں آپ ماسک پہن لیں۔ Miss Aysha Bano MPA, to move her privilege motion No. 133.

محترمہ عائشہ بانو (پارلیمانی سیکرٹری برائے اعلیٰ تعلیم): بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں اس ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتی ہوں کہ میں بذات خود یونیورسٹی ٹاؤن میں عرصہ دراز سے رہائش پذیر ہوں، یونیورسٹی ٹاؤن کے باشندگان گھمبیر مشکلات سے دوچار ہیں جن کے حل کے لئے میں کوشاں رہتی ہوں۔ یونیورسٹی ٹاؤن کا علاقہ ٹی ایم اے ٹاؤن تھری Manage کرتا ہے۔ اس سلسلے میں ہماری ایک میٹنگ ٹی ایم او ٹاؤن تھری سے مورخہ 09-02-2021 کو Summon کی گئی تھی اور میں نے خود اس میں Participate کیا تھا۔ ٹی ایم او صاحب کو بتایا کہ یونیورسٹی ٹاؤن میں بہت زیادہ ایشوز ہیں اور ان ایشوز کو ہائی لائٹ کیا اور ان کو بتایا کہ ہم 2008 سے یونیورسٹی ٹاؤن کے مسائل حل کرنے کے لئے ٹی ایم اے ٹاؤن تھری کے چکر کاٹتے رہتے ہیں، اس پر وہ غصہ ہو گیا اور بتایا کہ جب تک میں اس کرسی پر بیٹھا ہوں تب تک

کوئی ٹی ایم اے ٹاؤن تھری سے یونیورسٹی ٹاؤن کی Custodianship نہیں لے سکتا، اس بات کو وہ Repeat کرتا رہا اور مجھے بتاتا رہا کہ بھئی میں اس ٹاؤن کو ٹی ایم اے سے کبھی بھی الگ نہیں ہونے دوں گا جب تک میں اس کرسی پر بیٹھا ہوں۔ میں نے ان کو ریکویسٹ کی اور ان کو چیلنج کیا کہ آپ مجھ کو چیلنج نہ کریں بلکہ یونیورسٹی ٹاؤن میں ان کے مسائل کے حل پر توجہ دیں لیکن وہ اپنی بات پر بضد رہا۔

جناب سپیکر صاحب، جس طریقے سے اس نے مجھ سے بات کی، میں وہاں پر گئی تھی ٹاؤن کے ایشوز کو ہائی لائٹ کرنے کے لئے، ہمارے ساتھ باقی وہاں پر یونیورسٹی ٹاؤن کے Residents بیٹھے ہوئے تھے، باقی ممبران بیٹھے ہوئے تھے، ان سب کے سامنے میں نے ان کو صرف وہاں پر کیونکہ 2008 سے ہم لوگ یہی یونیورسٹی ٹاؤن کے ایشوز کبھی نالی خراب، کبھی ٹرانسفارمر خراب، کبھی سڑک خراب، کبھی میونسپلیٹیز کے ایشوز، کبھی پانی کا ایشو، تو ہم لوگ، میں لوکل گورنمنٹ کا حصہ بھی تھی، میں ٹاؤن کونسلر بھی تھی اس سے پہلے، ہم لوگ ٹی ایم اے کا چکر 2008 سے آتے جاتے لگاتے رہتے ہیں لیکن اس بات پہ وہ اتنا Offend ہوا اور اس نے اتنی بدتمیزی اور اتنے Rude طریقے سے مجھ سے بات کی اور اس نے میرا جو استحقاق تھا، وہ مجروح کیا اور میرے خیال سے یہ کوئی طریقہ نہیں تھا اس کو یہ چیلنج کرنے کا کہ جی آپ یونیورسٹی ٹاؤن کو جو ہے ٹی ایم اے ٹاؤن تھری کی Custodianship سے نہیں لے سکتے، یہ بات کرنے کی اس کو کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ یہ نہ اس کا فیصلہ ہے نہ یہ میرا فیصلہ ہے، یہ اگر ہو گا بھی تو سب لوگوں کی Consultation سے ہو گا، سی ایم صاحب کی مرضی سے ہو گا یا پھر لوکل گورنمنٹ کی مرضی سے ہو گا لیکن وہ بار بار مجھے اس بات پہ چیلنج کرتا رہا اور یہ بات اس نے دو دفعہ Repeat کی کہ جی آپ کسی بھی طریقے سے آپ کچھ بھی کر لیں جب تک میں اس کرسی پر بیٹھا ہوں، آپ مجھے یونیورسٹی ٹاؤن کو ٹی ایم اے سے نہیں الگ کر سکتی اور یہ جو آپ کا مقصد ہے کہ ہم اس کو پی ڈی اے کو دے دیں، ہم لوگ یونیورسٹی ٹاؤن کے Residents ہیں، آج ہم لوگ ایم پی اے ہوں گے کل نہیں ہوں گے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم لوگ ٹاؤن کے اور اپنی کمیونٹی کے ایشوز کو ہائی لائٹ نہیں کریں گے، یہ ہمارا حق ہے، اگر As a resident بھی میں ان کے پاس جاؤں تو یہ ہمارا حق بنتا ہے۔ تو میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہو گی کہ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میرے اس پریولیج موشن کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Concerned Minister, to respond.

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت)</u>: جناب سپیکر! ان کی طرف سے جو جواب آیا ہے وہ صرف اتنا آیا ہے کہ 100 ملین ایک رکھے گئے ہیں 100 ملین دوسرے رکھے گئے ہیں لیکن جو انہوں نے اس

طرح پریویلج موشن دیا ہے اس کا کوئی جواب نہیں دیا ہے انہوں نے محکمے نے، تو میں چاہتا ہوں کہ بالکل ہمارے چاہے وہ اپوزیشن ہو چاہے گورنمنٹ کے ہوں، ممبران اسمبلی ہیں، بڑے معزز ہیں۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ اپنے حلقوں کے لئے جائیں کہ ہم جس ادارے میں بھی جائیں ان کو باقاعدہ صحیح جواب ملنا چاہیئے تو میرے خیال سے بالکل اس کو پریویلج کمیٹی میں جانا چاہیئے اور میں اتفاق کرتا ہوں اس سے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ Is it the desire of the House that the privilege motion No. 133, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee. Item No. 06, ‘Adjournment Motions’: Mr. Ikhtiar Wali MPA, to please move his adjournment motion No. 273. Mr. Ikhtiar Wali MPA, to please move his adjournment motion No. 273. Ikhtiar Wali Sahib, (Not present) lapsed.

(Interruption)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نہیں موور نہیں ہے تو Lapsed۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Item No. 07, ‘Call Attention Notices’: Miss Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to please move her call attention notice No. 175.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ سوشل ویلفیئر کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ خیبر پختونخوا جونائیل سسٹم ایکٹ 2018، خیبر پختونخوا چلڈرن پروٹیکشن ایکٹ 2010 کے تحت آبزرویشن سنٹرز قائم ہونے چاہیئے تھے مگر عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک مراکز قائم نہیں کئے گئے۔ حالیہ واقعہ جس میں طالب علم نے خود کو پھانسی لگائی اس کی ایک وجہ سنٹرز کی عدم دستیابی بھی ہے۔ لہذا حکومت فوری طور پر آبزرویشن سنٹرز، آبزرویشن ہومز، جونائیل بحالی سنٹرز اور کفالہ گھر پر آپریشنل قائم کرے۔

جناب سپیکر صاحب! اس میں وہی بات آجاتی ہے کہ 2010 میں ایک پاس ہوا تھا پھر 2018 میں پاس ہوا۔ جناب سپیکر صاحب، بار بار میں یہی بات کرنا چاہتی ہوں کہ We are law makers،

آپ کی کرسی سمیت جو ہے یہاں پہ Law making ہوتی ہے، اب جب لوگ سنتے ہے کہ یہ ہو گیا تو وہ کہتے ہیں کہ منسٹر کو خدا ایسے کرے اور فلاناں کو ایسے کرے اور فلاناں کو ایسے کرے، پھر برق گرتی ہے تو بے چارے سیاستدانوں پر۔ جناب سپیکر صاحب، جب ہم پاس کر چکے 2010 میں اور 2018 میں، سیاستدانوں نے اپنا کام پورا کر لیا۔ تو میں پوچھنا چاہتی ہوں اس بیوروکریسی سے کہ 2010 اور 2018 میں انہوں نے اس پہ توجہ کیوں نہیں دی۔ اگر پولیس سے اس میں کوتاہی ہوئی ہے، جو ہلاکت ہوئی ہے شاہ زیب کی، شاہ زیب آفریدی کی تو اس میں ساتھ ساتھ بیوروکریسی کو بھی اس انکوائری میں شامل کیا جانا چاہیئے کیونکہ جناب سپیکر صاحب، جب لاء بنتا ہے، Law making جو ہوتی ہے تو وہ یہ اسمبلی ہوتی ہے اور Implementation جو ہوتی ہے وہ بیوروکریسی ہوتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! بیوروکریسی کو ہم نے چار چار کنال کے گھر دیئے ہوئے ہیں، چھ چھ گاڑیاں دی ہوئی ہیں، ان کی تنخواہیں چار چار پانچ پانچ لاکھ روپے ہیں اور مزے سے ٹانگ پہ ٹانگ لگا کے وہ سگار پیتے ہیں اور سیگریٹ پیتے ہیں اور Implementation کچھ بھی نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ ہماری کوتاہی نہیں ہے، یہ ایم پی ایز کی کوتاہی نہیں ہے، یہ حکومت کی کوتاہی نہیں ہے، یہ اپوزیشن کی کوتاہی نہیں ہے، یہ کوتاہی ہے تو یہ بیوروکریسی کی کوتاہی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کو ریکویسٹ کرتی ہوں کہ خدا کے لئے اس اسمبلی کو بے توقیر نہ کریں اور یہ جو بیوروکریسی ہے اس کو نکیل ڈالیں کیونکہ ان کو جب تک نکیل آپ نہیں ڈالیں گے یہ بیوروکریسی آج جو وہ ٹی ایم او پہ لے کر آئی ہیں، ایک ایس ایچ او پہ لے کر آتا ہے، ایک پٹواری پہ لے کر آتا ہے اس کا مطلب ہے کہ آپ لوگوں نے نکیل نہیں ڈالی ہوئی ہے۔ کتنی دفعہ سپیکر صاحب یہاں پہ جو ہے تو وہ دے چکے ہیں، اپنی رولنگز دے چکے ہیں کہ تمام بیوروکریسی کے لوگ ہونے چاہئیں، کہاں ہوتے ہیں؟ آج آئی جی پی کو آپ نے بلایا آئی جی پی کو چاہیئے تھا، مجھے پتہ ہے کہ آپ نے مجھے اس کا وہ دیا کہ بھئی ان کی کوئی پہلے سے لیکن یہ پارلیمنٹ جو ہے یہ سپریم ہے، ان کو اپنی ہر جو ہے تو وہ پہلے سے میٹنگ جو تھی وہ منسوخ کرنی چاہیئے تھی اور سپیکر کی رولنگ کے مطابق ان کو اس گیلری میں بیٹھنا چاہیئے تھا۔ جناب سپیکر صاحب، یہی چیزیں ہیں جو ہمیں کمزور کر رہی ہیں اور لوگ جو ہیں بد دعائیں ایم پی ایز کو، اپوزیشن کو اور گورنمنٹ کو دے رہے ہیں۔ جب ہم لوگ Acts بنا چکے ہوتے ہیں تو کس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اب یہ شاہ زیب قتل کیس میں میں آپ سے ریکویسٹ کروں گی اور رولنگ آپ دیں گے سر، ورنہ میں نہیں بیٹھوں گی کہ اس میں پولیس سے جو کوتاہی ہوئی ہے اگر Observation home ہوتا، اگر کفالہ سنٹر

ہوتا اور وہ Observation میں ہوتا جناب سپیکر صاحب، اس میں آپ نے جو اس محکمے کا، صحت کا، سوشل ویلفیئر کا سیکرٹری ہے جو پہلے رہ چکا ہے 2010 میں، جو 2018 میں اور جو ابھی کا ہے، ان تینوں کو جناب سپیکر، ان کی گردن کو پکڑ کے مروڑیں اور کہیں کہ آپ اس میں شاہ زیب آفریدی کا جو قتل ہے اس میں آپ شامل ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم! آپ نے جو بات آئی جی پی صاحب کی کی ہے تو آئی جی پی صاحب نے اس دن پولیس آفیشل جو Depute کیا تھا اس کو سسپنڈ کیا ہے، مسٹر خان اکبر ان کا نام ہے، ان کو سسپنڈ کر کے سی سی پی او رپورٹ کیا ہے اور دوسرا انہوں نے سپیکر صاحب کو کال کی تھی اور سپیکر صاحب کے بعد انہوں نے پھر مجھے ذاتی بھی کال کی کہ Friday کو پہلے سے علامہ اقبال یونیورسٹی کو میں نے ایک لیکچر دینا ہے، میں پہلے سے Committed ہوں، اگر آپ کہتے ہیں تو میں سیکنڈ ٹائم آ جاتا ہوں، میں سیکنڈ ٹائم آ جاتا ہوں لیکن پھر میں نے کہا کہ نہیں آپ Monday کو Personally حاضر ہوں گے، تو وہ Monday کو خود آئی جی پی صاحب یہاں پہ بیٹھے ہوں گے ان شاء اللہ اور انہوں نے آج اپنی جگہ وقار خان صاحب جو ڈی آئی جی ہیں، ان کو Depute کیا ہے اور وہ بیٹھے ہوئے ہیں اور آئے ہوئے ہیں سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب! میں اب اس نہج پہ آ چکی ہوں کل جو ہے تو کل آپ دیکھیں کہ گلبہار نمبر دو میں ایک بچے سے Mobile snatching میں ایک ڈاکٹر جو ابھی نیا نیا ڈاکٹر بنا ہے، اس کو آپ دیکھیں تو آپ حیران رہ جائیں گے، اس ماں پہ کیا گزری ہو گی، اس باپ پہ کیا گزری ہو گی جنہوں نے اتنی محنت کر کے اس بچے کو ڈاکٹر بنایا اور کل Mobile snatching میں اس کی Death ہو گئی، گولی مار کر اس کو لوگ بھاگ گئے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بات نہ کریں میں یہ بات، اب میں اس نہج پہ آ چکی ہوں کہ اس پولیس کو ہم لوگوں نے جو اختیارات دیئے ہیں وہ اختیارات ہم ان سے واپس لے کر دوبارہ ہم چیف ایگزیکٹیو کو دیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ نہیں ہے کہ یہ اپنی من مانیاں کرتے پھریں، یہ لوگوں پر ظلم کرتے پھریں اور پھر اس کے بعد سفارشیں ڈالیں کہ یہ بات نہ کریں جی یہ بات ایسی نہیں ہے، یہ بات ایسی نہیں ہے، میں نام نہیں لینا چاہتی جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، آوے کا آوا بگڑ چکا ہے جب سے ہم نے ان کو اختیارات دیئے ہیں اور اختیارات بھی ہمارے اسمبلی نے ان کو دیئے ہیں اور ہمارے پاس یہ حق ہے کہ ہم کسی وقت بھی ان سے یہ اختیارات لے کر چیف ایگزیکٹیو کو دے سکتے ہیں جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! جس طرح آپ نے پہلے بات کی تھی کہ یہ اسمبلی سپریم ہے سب سے، تمام بیوروکریسی، پولیس ڈیپارٹمنٹ، ہم ہی ان کے لئے قانون بناتے ہیں اور یہ تمام ہمیں جوابدہ ہیں، اس اسمبلی کو جوابدہ ہیں۔ اگر پولیس کی کہیں بھی کوئی غفلت ہے تو اس کے بارے میں وہ اپنا قبلہ درست کریں، جو اختیارات اس اسمبلی نے اور پچھلی حکومت نے ان کو دیئے تھے جس طرح آپ نے کہا اور پھر یہ ایم پی ایز اور یہ گورنمنٹ مجبور ہو جائے گی اگر وہ اسی طرح غفلتیں کرتی رہیں تو ہم سب اس بات پر مجبور ہو جائیں گے کہ جو اختیارات اس اسمبلی نے ان کو دیئے تھے ہم اس کو واپس لے سکیں۔ ابھی جو Concerned Minister ہیں وہ Respond کریں جی اس کال اٹینشن نوٹس کا جی۔ Concerned Minister, to respond-----

(Interruption)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، Concerned Minister, to respond. Shaukat Yousafzai Sahib.

وزیر محنت وثقافت: سر! یہ جو انہوں نے سنٹر کی بات ہے، Observation دیئے ہیں جناب سپیکر، اب یہ ایک پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر بنوں میں سٹارٹ ہو رہا ہے اور وہ پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر ہو رہا ہے اور وہ جیسے ہی اس کے بعد جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آیا، وہ یہ کہ جو پائلٹ پراجیکٹ ہو گا اس کے بعد ہم اس کی شاخیں دوسری جگہ پر کھولیں گے۔ تو وہ ابھی اس کی تیاری مکمل ہے ان شاء اللہ جلدی ہو جائے گا۔ جو پولیس کے حوالے سے انہوں نے بات کی جناب سپیکر، دیکھیں Crimes پوری دنیا میں ہوتے ہیں، اب یہ مجھے نہیں پتہ کہ Crime free society کہیں دنیا میں ہو گی کہیں I don't know لیکن آپ امریکہ میں چلے جائیں، UK میں چلے جائیں Snatching اس طرح کی چیزیں، لیکن ہم Comparison کریں گے نا-----

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بات کیا ہے اور آپ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم ایلیز Cross talking نہ کریں سن لیں۔ آپ سنیں جی۔

وزیر محنت وثقافت: میں آپ کا ہی جواب دے رہا ہوں اگر آپ نے نہیں سننا ہے تو۔ اگر ہم Comparison کریں گے سر، تو پھر آپ کو پتہ چلے گا لیکن مجھے لاء اینڈ آرڈر پر جو بحث تھی تو میں بڑا خوش تھا کہ آج ہم بتائیں گے کہ جی کیا ہوا ہے کیا نہیں ہوا لیکن بہر حال جب بھی یہ چاہیں گے اس پر بحث

کرنا چاہیں ان شاء اللہ ہم تیار ہیں۔ دیکھیں پولیس کی، یہ وہ صوبہ ہے جہاں پر بیس سال دہشتگردی گزری ہے اور یہ کوئی۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: میں آپ سے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم! آپ ایک منٹ۔آپ سن لیں۔

(شور)

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: بات تو سن لیں نا؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم! آپ سن لیں۔ میڈم آپ سن لیں۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Cross talk نہیں، Cross talk نہیں۔ میڈم! آپ سن لیں خیر ہے جی۔آپ سن لیں۔

(شور)

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: بات تو سن لیں نا میڈم؟

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم! آپ سن لیں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: دیکھیں اس پڑھے لکھے معاشرے میں بھی کرائم ہو رہا ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں دیکھیں پولیس کی اپنی Responsibilities ہیں میں ان کو Defend نہیں کر رہا۔اگر پولیس غلطی کر رہی ہے تو ان کو اس کی سزا ملنی چاہیئے لیکن میں عرض کر رہا ہوں کہ Totally crime جو ہے آپ کو ختم کرنا ہے، یہ معاشرے کے لئے کافی مشکل ہوتا ہے، اس پر کوئی ایک Factor نہیں ہوتا ہے، وہ صرف دہشتگردی نہیں ہوتی ہے، اس میں بڑے Factors ہوتے ہیں، اس میں معاشی Factor بھی آتا ہے، اس میں Mindset بھی آتا ہے، جو واقعات ابھی ابھی سارے ہو رہے ہیں، اس میں Mindset کی Involvement بہت زیادہ ہے لیکن بہر حال پولیس غلطی کر رہی ہے ان کو جواب دینا ہے، یہ اسمبلی ان سے پوچھ سکتی ہے، ہم پوچھیں گے ان شاء اللہ لیکن یہ میں عرض کر رہا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کے لئے ابھی جو تحریک التواء آئی، ہم بڑے، میں نے تو تیاری کر لی تھی وہ پھر واپس چلی گئی۔ جب آپ پیش کرنے کے لئے موجود ہی نہیں ہوتے ہیں، کوسچنز کرتے ہیں پھر تحریک استحقاق پیش ہوئی بندہ ہی حاضر نہیں تو ہم کیا

کریں جناب سپیکر؟ آپ ہم سے پوچھیں ہم آپ کو جواب دیں گے، باقی اگر آپ کہتے ہیں کہ جی بالکل کرائم نہیں ہونا چاہیئے تو یہ تو مشکل ہی لگتا ہے کیونکہ یہ تو دنیا کے کسی کونے میں ایسا نہیں کہ وہاں پولیس ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھ جائیں اور کچھ بھی نہ ہو، پولیس کی اپنی ذمہ داریاں ہیں وہ اپنی ذمہ داری پوری کریں گے ہم ان سے پوچھیں گے ان شاء اللہ۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کال اٹینشن، (مداخلت) ایک منٹ جی میڈم! میں یہ کر لوں۔ Mr. Inayatullah Khan MPA, to please move his call attention notice No. 1676. Inayatullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبہ بھر سے تعلق رکھنے والے نرسز کو سروس سٹرکچر کی عدم فراہمی کی وجہ سے نرسز الائنس کو احتجاج پر مجبور ہونے کے نتیجے میں صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں زیر علاج مریضوں کو شدید مشکلات درپیش ہیں۔ اس وقت جب عالمی وباء کورونا کی تیسری لہر میں شدت آنے سے متاثرہ مریضوں کو صوبے کے ہسپتالوں میں Beds کی عدم دستیابی کا سامنا ہے اور حکومت تدریسی ہسپتالوں میں او پی ڈی بند کرنے جیسے سخت فیصلے پر مجبور ہوئی ہے، اس وقت نرسز صوبائی اسمبلی کے سامنے احتجاجی دھرنے دے رہی ہے جس کی وجہ سے ٹریفک کی روانی میں خلل اور عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے اور احتجاج کی وجہ سے صوبہ بھر کے ہسپتالوں میں زیر علاج مریضوں کے نگہداشت میں بھی شدید دشواریوں کا سامنا ہے۔ لہذا حکومت مذکورہ ملازمین کے جائز مطالبات کی منظوری کے لئے فوری طور پر عملی اقدامات اٹھائیں تاکہ ہسپتالوں میں زیر علاج مریضوں کو طبی سہولیات کی فراہمی کا سلسلہ یکسوئی کے ساتھ جاری رہے اور عوام کو درپیش مسائل سے نجات مل سکے۔

جناب سپیکر صاحب! پچھلے دنوں نرسز کا جو الائنس ہے، ان کا صوبائی اسمبلی کے سامنے دھرنا تھا اور میں وہاں سے گزر رہا تھا تو میں ان کے دھرنے کے اندر چلا گیا اور ان کے ڈیمانڈز میں نے سنیں اور میں نے ان کے ساتھ وعدہ کیا کہ میں ان کو اسمبلی کے فلور پر اٹھاؤں گا اور اسی Context میں پھر میں نے یہ جو کال اٹینشن نوٹس ہے یہ جمع کر لی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اس وقت پاکستان کے اندر کوئی 75000 نرسز ہیں اور ڈاکٹرز کی تعداد ایک لاکھ دس ہزار ہے کیونکہ پچیس ہزار ڈاکٹرز جو ہیں وہ بیرون ملک کام کر رہے ہیں پاکستانی۔ جو ڈبلیو ایچ او کے سٹینڈرڈز ہیں، ان سٹینڈرڈز کے مطابق ایک ڈاکٹر کے مقابلے میں چار نرسز ہونے چاہیئں لیکن یہ Ratio جو ہے کم ہے ڈاکٹرز زیادہ ہیں اور نرسز کم ہیں۔ جناب سپیکر

صاحب، جو Internationally based practices, international based practices ہیں اور جو جدید ریاستیں ہیں، جدید قومی ریاستیں ہیں، Developed ریاستیں ہیں، ان کے اندر جو ہیلتھ کیئر سسٹم ہے، اس میں جو نرسز ہیں، ان کو بنیادی Role حاصل ہے اور Nurses basically اس ہیلتھ کیئر سسٹم کا Backbone ہے۔ جناب سپیکر صاحب، نرسز پوری دنیا کے اندر تیمارداری کا کام ادا کرتی ہیں اور اس وجہ سے جن ہاسپیٹلز کے اندر اور جن ممالک کے اندر Nursing care مضبوط ہوتا ہے وہاں Attendants نہیں آتے ہیں۔ ہمارے اس ملک کے اندر بڑے ہاسپیٹلز میں Attendants کی بھرمار ہوتی ہے اور وہ اس لئے ہوتی ہے کہ (مداخلت) آپ اگر ہاؤس کو In order کریں تو میرا خیال ہے کہ ہماری بات کا کچھ فائدہ پھر رہے گا۔ Attendants کی بھرمار ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ Nursing care بڑا Weak ہے اور اگر ہاسپیٹلز کے اندر Nursing care مضبوط ہو گا اور دو تین مریضوں کے اوپر ایک نرس ہو گی اور وہ Round the clock اس کے ساتھ ڈیوٹی کرے گی تو اس کے نتیجے میں پھر Attendants نہیں آئیں گے ہاسپیٹلز میں اور یہ جو ہاسپیٹلز کے اندر ایک لحاظ سے ہجوم ہوتی ہے جس میں ہاسپیٹلز کی سروسز پہ برا اثر پڑتا ہے یہ نہیں ہو گا۔ تو اس لئے ایک تو یہ میں جنرل بات کہنا چاہتا ہوں کہ Nursing occupation جو ہے بڑا Important ہے اور حکومت اس Ratio کو دیکھے اور اس Ratio کے لئے Steps اٹھائے کہ نرسز کی تعداد زیادہ ہو۔ جو دوسرا ان کا مطالبہ ہے، وہ یہ ہے کہ نرسز چاہتی ہیں کہ ان کے سروس سٹرکچر کو بہتر کیا جائے یعنی پوری دنیا کے اندر نرسز کو ڈاکٹروں کے مطابق Equal treat کیا جاتا ہے اور نرسز بھی انہی گریڈز کے اندر ہاسپیٹلز کی وہ انچارج بھی بنتی ہیں تو میرا خیال ہے کہ نرسز کا جو سروس سٹرکچر ہے وہ ادھر بھی بہتر کرنا چاہیئے، ان کی ایجوکیشن بھی بہتر کرنی چاہیئے، ان کا سروس سٹرکچر بھی بہتر کرنا چاہیئے۔ جو ان کا تیسرا مطالبہ تھا، وہ یہ تھا کہ جو MTI Hospitals ہیں، ان کے اندر جو نرسز بھرتی ہوئے ہیں، ان کا فیوچر جو ہے وہ Uncertain ہے، وہ مخدوش ہے، ان کو کوئی Proper Service Structure اور Service protection نہیں ہے اس لئے یہ چار ڈیمانڈز جو ان کے Key مطالبات تھے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: House in order, House in order آپ پہلے، خواتین بیٹھ جائیں۔

جناب عنایت اللہ: اور یہ چار پانچ ان کے Key مطالبات تھے اور یہ مطالبات میں نے ان کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں اسمبلی فلور پر Raise کروں گا۔ میں دوبارہ یہ Enforce کرنا چاہتا ہوں کہ اس ملک کے اندر جو Nurses doctors ratio ہے، وہ ڈبلیو ایچ او کے سٹینڈرڈ کے مطابق نہیں ہے، انٹرنیشنل جو سٹینڈرڈز ہیں، اس کے مطابق نہیں ہیں اور اس وقت 75000 نرسز ہیں اور One million nurses کی پاکستان کے اندر کمی ہے تو اس لئے حکومت میڈیکل کالجز بنانے کی بجائے اب نرسنگ کالجز بنانے پر توجہ دیں، ان کو سروس سٹرکچر دیں، ہاسپیٹلز کے اندر ان کے لئے زیادہ پوسٹیں Create کریں اور جو MTIs ہیں، MTI کے اندر جو نرسز بھرتی ہوئی ہیں، ان کو Service protection بھی دیں اور ان کی Job satisfactions کے لئے Steps اٹھائیں۔ یہ چند نکات تھے جو میں آپ کے سامنے لانا چاہتا تھا۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond Janab Shaukat Yousafzai Sahib.

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر! جو انہوں نے بات کی نرسنگ کے حوالے سے، وہ پہلے سے کمیٹی بن چکی ہے، اس میں سے چار ممبران ان کے بھی ہیں اور وہ جو سروس رولز ہیں وہ تقریباً مکمل ہو چکے ہیں اور اس کے لئے ابھی ڈیپارٹمنٹل میٹنگ بلائی گئی ہے، اس کے بعد اس کو جانا ہے لاء ڈیپارٹمنٹ کو، تو ان شاء اللہ تعالیٰ پراسیس میں ہے اور فائنل سٹیج پہ ہے لیکن میں ایک اور عرض کروں جناب سپیکر، کہ ایک کمیٹی جو ملازمین کے مسائل کے حل کے لئے بنی تھی جس کو میں چیئر کرتا ہوں، اس میں بھی یہ بات آئی تھی اور ہم نے اس کو Endorse کیا ہے اور ہم نے سپورٹ بھی کیا ہے اس کو لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اب اس مشکل وقت میں جب خود انہوں نے کہا ہے کہ وباء بھی ہے اور مشکل وقت بھی ہے جب یہ سارے پراسیس ہو رہے ہیں، مذاکرات بھی ہو رہے ہیں، سروس رولز بھی بن رہے ہیں تو ایسے میں سڑکوں پہ آنا کیا یہ ایک اچھا اقدام ہو گا؟ ممبر صاحب خود ہیلتھ منسٹر رہے ہیں، یہ بھی دس سال رہے ہیں تو میرے خیال میں تو اس وقت بھی یہ بن سکتا تھا، یہ سروس سٹرکچر اس وقت بھی بن سکتا تھا لیکن نہیں بنایا گیا۔ ڈاکٹروں کا سروس سٹرکچر ہم نے بنایا ہے، یہ پراسیس شروع ہو چکا ہے، پیرامیڈیکس یہ سارے ہم بنا رہے ہیں کیونکہ سروس سٹرکچر کے بغیر تو کوئی ادارہ ترقی نہیں کر سکتا باقی یہ لوگ کہاں جائیں گے، یہ ہمارے لوگ ہیں، ان کو مشکلات ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ان کی مشکلات کو کم کریں۔ دوسرا جناب سپیکر! جو انہوں نے بات کی، نرسنگ کا باقاعدہ جو کالج ہے دوران پورا اس کو Weight کیا جا رہا ہے اور ہم چاہتے ہیں یہ ڈگری کلاسز تک جائے اور یہ وہ نرسنگ نہ رہے جو آج سے دس سال یا پندرہ سال پہلے تھا بلکہ ان کے ساتھ بہترین

ڈگریاں ہوں، ان کے ساتھ بہترین نالج ہو تو جتنے نرسنگ کالجز ہیں، ان کو مرحلہ وار اپ گریڈ کیا جارہا ہے اور اس میں ڈگری کلاسز ہو رہی ہیں تاکہ مزید ان کی ایک تو جو پروموشن ہے، ان کا وہ جو سروس سٹرکچر بنے گا ان سے ان کی پروموشن ہو گی، گریڈ 20 میں آگے گریڈ میں ہم چاہتے ہیں کہ یہ ترقی کریں اور وہاں تک جائیں۔ تو میں مشکور ہوں یہ بڑا Important issue تھا جو انہوں نے اسمبلی میں اٹھایا لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ ہم اس کو ایسے موقع پہ جو ہمارے لئے ایک مشکل وقت ہے خیبر پختونخوا میں نہیں پوری دنیا کے اندر جو کورونا کی صورتحال ہے، اس پہ کوئی اگر اپنی سیاست کرے، کوئی اس طرح کی چیزیں اٹھا کر لا کر جی سڑکوں پہ جب ایک کام ہو رہا ہے تو میرے خیال میں Equally responsibility ہے اپوزیشن اور گورنمنٹ کی، لاء اینڈ آرڈر کو Maintain کرنا یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے، اگر اس طرح کی کوئی بھی صورتحال ہے تو میں ریکویسٹ کروں گا اپنے بھائی سے کہ یہ ہیلتھ منسٹر رہ چکے ہیں، بڑے تجربہ کار بھی ہیں، ان کے پاس بڑا نالج بھی ہے تو اس طرح کی صورتحال ہو تو ضرور ڈیپارٹمنٹ کو Concern کر کے اگر یہ جاتے اور ان کو حکومت کی طرف سے جواب دینا چاہیئے تھا کہ جی آپ کا کام ہو رہا ہے آپ جائیں اور سڑکوں پر نہ نکلیں، یہ وقت آپ کا سڑکوں پر نکلنے کا نہیں، یہ وقت آپ کی خدمت کرنے کا ہے۔ تو یہ جو مشکل وقت ہوتا ہے اس میں اس طرح کی صورتحال کو ہم سب کو Defuse کرنا چاہیئے باقی ان شاء اللہ تعالیٰ وہ ہمارے بچے ہیں، ہماری بہنیں ہیں، بالکل ان کے لئے کام ہو رہا ہے اور ان شاء اللہ بہترین سروس سٹرکچر دیں گے ان کو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: دیکھیں ایک تو میں منسٹر صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ میں نے ایک، As opposition MPA this is my responsibility to highlight and reflect the problems of the nursing cadre and other cadres who are aggrieved اور اسمبلی کے اندر آتے ہیں تو یہ کام ہم کرتے رہیں گے میرے خیال میں اس کو برا نہیں منانا چاہیئے۔ میں نے Positively ان کے Problems highlight کئے، ایک بات یہ ہے۔ دوسری بات انہوں نے کی کہ آپ خود بھی منسٹر رہے ہیں تو آپ نے کیا کیا ہے؟ تو میں تھوڑا آپ کو بتانا چاہتا ہوں For personal explanation۔ جب میں منسٹر تھا تو پانچ ہزار پوسٹیں اس وقت ہم نے Create کیں It was 2002 and 2007، نرسز کی تعداد بہت کم تھی۔ منسٹر صاحب کو یہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ DHQs کے اندر نرسز کی پوسٹیں نہیں تھیں، یہ ہم نے Create کی تھیں، بائیس ڈسٹرکٹ

ہیڈکوارٹرز ہاسپیٹلز کے اندر ہم نے پوسٹیں Create کی تھیں۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی Initial service structure نرسز کا، ڈاکٹرز کا، پیرا میڈیکس کا ہم نے دیا تھا لیکن ظاہر ہے وقت کے ساتھ ساتھ آپ دوسرے کیڈرز کو زیادہ وہ دیتے ہیں تو ان کے اندر بھی مطالبات آجاتے ہیں اور نرسنگ ایجوکیشن بھی اس وقت یعنی Male nurses جو تھے میں جب منسٹر بنا تو Male nurses کی اجازت نہیں تھی KP کے اندر، یہ Concept بھی میں نے Introduce کرایا تھا Male nurses کا Concept بھی۔ ظاہر ہے اس وقت کے اپنے مسائل تھے جب آپ کا 2013 سے 2018 کا پیریڈ تھا اس کے اپنے مسائل تھے، ہر دور کے اپنے مسائل ہیں اور اس دور کے مسائل کے تناظر میں آپ اس پر Respond کرتے ہیں۔ اس لئے یہ ہماری Responsibility ہے کہ ہم مختلف لوگوں کے، Aggrieved لوگوں کے مسائل اٹھائیں اور حکومت کی Responsibility ہے کہ وہ ہماری اس بات پر Respond کریں۔ ظاہر ہے آپ کیبنٹ کے اندر بیٹھتے ہیں تو آپ کیبنٹ کے اندر بات کرتے ہیں تو ہم اسمبلی کے اندر بات کرتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شوکت یوسفزئی صاحب، Respond کریں۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: آپ بڑا Important issue اسمبلی میں لے کر آئے، میں نے شکریہ ان کا ادا کیا۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Item No. 08. Ji-----

(Interruption)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم! ایک منٹ۔ میڈم! یہ ایجنڈا ختم ہو جائے پھر لے لیتے ہیں، ایک منٹ۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم، دستاویزات و کتب خانہ کی رپورٹ کی مدت میں توسیع

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Item No. 08: Ms: Madiha Nisar MPA, Chairperson Standing Committee No. 08 on Higher Education, Archives and Libraries, to please move for grant of extension to present report of the Committee in the House.

<u>Ms: Madiha Nisar</u>: Thank you Speaker Sahib. I beg to move under sub-rule (1) of rule 185 of the Provincial Assembly of Khyber Pukthunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 that the time for presentation of the report of Standing Committee No. 08 on Higher Education, Archives and Libraries Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

<u>Mr. Duputy Speaker</u>: The motion before the House is that the time extension may be granted for presentation of report of the

Committee in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

<u>Members</u>: Yes.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کیوں آپ کے پاس زبان نہیں ہے؟ Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Extension is granted for presentation of the report of the Committee.

مجلس قائمہ برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم، دستاویزات و کتب خانہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Item No. 09: Ms: Madiha Nisar MPA, Chairperson Standing Committee N0. 08 on Higher Education, Archives and Libraries, to please present report of the Committee in the House.

<u>Ms: Madiha Nisar</u>: I beg to present the report of Standing Committee No. 08 on Higher Education, Archives and Libraries Department in the House.

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم، دستاویزات و کتب خانہ کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Item No. 10: Ms: Madiha Nisar MPA, Chairperson Standing Committee No. 08 on Higher Education, Archives and Libraries, to please move for adoption of report of the Committee in the House.

<u>Ms: Madiha Nisar</u>: Ji, thank you Speaker Sahib. The report of the Standing Committee No. 08 on Higher Education, Archives and Libraries Department may be adopted.

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The motion before the House is that the report of the Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

<u>Members</u>: Yes.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: عجیب بات ہے، آپ پیش بھی کر رہی ہیں اور آپ کی طرف سے 'Yes' کی آواز بھی نہیں آ رہی ہے، تو 'Yes' بھی ہم یہاں سے بول لیں یا کیا کریں ہم؟ اور Kindly آپ یہ گپ نہ لگائیں خواتین، خواتین، ڈاکٹر آسیہ اسد صاحبہ اور عائشہ نعیم صاحبہ! آپ آپس میں باتیں نہ کریں، (مداخلت) خواتین بھی ہیں اور ایم پی ایز بھی ہیں۔ ایم پی ایز صاحبان آپ باتیں نہ کریں جی۔ The 'Ayes' have it. The report is adopted. Ji Madam!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی اور یہ قرارداد اسمبلی کی ایک سنگ میل ہو گی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ رولز۔۔۔۔۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں Rules relax کروا رہی ہوں۔ سر، ایک تو مجھے رولز ان بیس سالوں میں کبھی یاد نہیں ہوئے۔ 124 کے نیچے 240 ہے یا 240 کے نیچے 124 ہے و للہ د ما غ نہ مپ ، 124 کے نیچے میں 240 کو معطل کروا کے اپنی یہ ریزولیوشن پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! یہ آپ نے غلط کہا ہے، آپ دوبارہ Repeat کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! جب میں کبھی 240 کہتی ہوں تو اس وقت تو کہتے ہیں کہ وہ بھی غلط ہے، اس وقت جب یہ کہتی ہوں بہر حال 240 کے نیچے 124، ٹھیک ہے، ابھی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House the rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member, to move her resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Ji Madam!

قرارداد

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ بہت Important مسئلہ ہے اور اس کے لئے میں آپ کی بہت شکر گزار ہوں کہ یہ اسمبلی پہلی دفعہ اس اسمبلی میں ایک ایسی قرارداد پیش کرنے جا رہی ہے جس میں پرائیویٹ ممبر ڈے پر پرائیویٹ بل بھی لے کر آؤں گی اور اس کو پھر حکومت کو بنا کر دے دوں گی کہ وہ خود بنا کر پیش کریں کیونکہ پرائیویٹ ممبر ڈے نہیں ہوتا۔

ہر گاہ کہ متنازعہ ولدیت والے بچوں کو قانونی طور پر گود لینے کا قانون نہ ہونے کی وجہ سے کافی دشواریاں درپیش ہیں اور نجی ہسپتالوں میں باقاعدہ نظام نہ ہونے سے بچوں کو غیر قانونی طور پر گود لینے کا کاروبار اور پیسوں کے عوض بچوں کو گود لینے میں قانونی اور سماجی تحفظ سوالیہ نشان بن جاتا ہے جس کے لئے قانون سازی ناگزیر ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ متنازعہ ولدیت

والے بچوں کو قانونی طریقہ کار کے تحت گود لینے کے لئے قانون سازی کریں تاکہ سماجی اور مذہبی تحفظ کے ساتھ ساتھ ان محکموں کو در پیش مسائل بھی حل ہوں۔

جناب سپیکر صاحب، اس کا بیک گراؤنڈ میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جب کسی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے میڈم! یہ بتایئے جوائنٹ ریزلیوشن ہے، اس میں کسی۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، یہ قرارداد ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد ہے، یہ جوائنٹ ریزلیوشن ہے، اس پر کس کس کے Signatures ہیں، کون کون ہیں آپ کے ساتھ، Signatures کس کس کے ہیں اس پر؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں نے اور شوکت یوسفزئی صاحب سے بات ہوئی اور انہوں نے کہا کہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی تھینک یو جی کہ آپ تشر تف لائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آپ بات کریں جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو سر۔ سر، اس میں ایک مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ جیسے پورے پاکستان میں اس کا کوئی قانون نہیں ہے Adoption کا، اور ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان میں سب سے پہلی اسمبلی خیبر پختونخوا ہو کہ جس میں Adoption کا بل آئے اور وہ بل بھی میں تیار کر کے گورنمنٹ کو دے دوں گی تاکہ وہ اس میں ترمیمات کر کے اس کو اس اسمبلی میں پیش کریں تاکہ خیبر پختونخوا کی پہلی اسمبلی ہو جہاں پر، اور یہ صوبہ کی پہلی اسمبلی ہو کہ جہاں پر اس Adoption Bill پہ کام ہو۔ جناب سپیکر، اس میں یہ ہوتا ہے کہ ایک بندہ جاتا ہے اور Simple جا کے ایک درخواست دیتا ہے ایک ہاسپیٹل میں یا کسی اور جگہ پر، جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہوں گی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اس کا بیک گراؤنڈ بتانا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آپ بولیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ایک معمولی مزدور بھی جاتا ہے جس کے پانچ چھ لڑکیاں ہوتی ہیں اور وہ ایک لڑکے کی Adoption کے لئے چلا جاتا ہے، اب ہمارا قانون یہ نہیں دیکھتا ہے کہ اس کی Values

کیا ہیں، آیا وہ اس کے بچے کو اعلیٰ تعلیم دلوا سکے گا، کوئی اس کی صحیح پرورش کر سکے گا نہیں کر سکے گا لیکن وہ اس کو گود دے دیتے ہیں اور اس کو کہتے ہیں کہ جائیں آپ، چاہے وہ بعد میں جو بھی بن جائے، وہ انہی کی طرح ریڑھی چلانا سیکھ لے، یہ میں کسی کو یہ نہیں کہتی ہوں، معاشی طور پر جو لوگ بھی روزگار کرتے ہیں میں ان کی Respect کرتی ہوں لیکن یہاں پر بات ہو رہی ہے تعلیم یافتہ اور اچھے معاشرے کی، اسی طرح بعض عورتیں جاتی ہیں اور وہ بچیوں کی ڈیمانڈ کرتی ہیں اور وہ بچیاں پھر بڑی غلط جگہ پہ پہنچ جاتی ہیں یا گھر کی ملازمہ بن جاتی ہیں اور یا پھر بڑی ہو کے ان کو بیچا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض لوگ جو ہوتے ہیں وہ بچوں کو اس لئے گود لیتے ہیں کہ ان کے خدانخواستہ گردے نکال لیں اور یہ ہمارے معاشرے میں ہو رہا ہے اور جناب سپیکر صاحب، بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جو خدانخواستہ دہشتگردوں کے ہاتھ لگ جاتے ہیں اور وہ ان کو دہشتگردی کی تربیت دیتے ہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب، اس بل کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ تمام ڈیٹا ہمارے کمپیوٹر میں محفوظ ہو گا کہ جن کو، جو بھی Adoption کا جو بل پاس ہو جائے گا تو ڈیٹا جو ہے، جب یہ Implement ہو جائے گا ہمارا قانون، Implement ہو جائے گا اس میں ہمارے پاس پورا ڈیٹا ہو گا کہ یہ بچہ کس نے کہاں سے گود لیا یا یہ بچہ اب کس حالت میں ہے، اس کی باقاعدہ جو ہے یہ پراونس اس کو Follow کر سکے گا کہ اس بچے کی پرورش کیسے ہو رہی ہے اور اس بچی کو کیسے پال رہے ہے، یہ کہیں غلط ہاتھوں میں تو نہیں چلی گئی ہے، یہ بچہ کہیں غلط ہاتھوں میں تو نہیں چلا گیا۔ تو جناب سپیکر صاحب، میں تو چاہتی ہوں کہ اس قرارداد کو بھی پاس کیا جائے اور جو بل ہم لائیں گے، اس کو بھی ہماری سپورٹ ہو گی، آپ لوگوں کی سپورٹ ہو گی اور ہم چاہیں گے کہ اس معاشرے میں ہم آہستہ آہستہ جو گند ہے اس کو ختم کر سکیں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم! آپ نے جو بات کی اور اس میں اگر آپ پرائیویٹ ممبر بل بھی لا سکتی ہیں اور اگر آپ اس میں گورنمنٹ کے ساتھ بیٹھیں آپ کی کافی اچھی Suggestions ہیں تو اس پر ہم بات کر لیں گے اور یہ بہت اچھی بات ہے، ابھی میں یہ (مداخلت) اس پر آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت)</u>: جناب سپیکر، یہ بہت ہی Important issue ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ بچوں کو گود دینے کا جو قانونی طریقہ کار ہے، وہ ہونا چاہیئے کیونکہ اس وقت کوئی طریقہ کار نہیں ہے اور نہ ہی ان کا کوئی Data maintain ہوتا ہے، تو میرے خیال سے ان کا باقاعدہ ایک پروسیجر

ہونا چاہیئے جس میں ایک بچہ یا بچی بیس سال کو پہنچے تو پتہ ہونا چاہیئے کہ یہ کون ہے، کہاں سے آئی ہے، اس کا کیا وہ ہے۔ تو میرے خیال سے اس سے ہم Agree بھی کرتے ہیں اور اس حوالے سے جو بھی قانون سازی ہو گی، میرے خیال سے وہ میں کیبنٹ کے اندر اس چیز کو اٹھا کے ان شاء اللہ وتعالیٰ اور آپ کی طرف سے بھی جب آئے گا تو Definitely کریں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں یہ پھر ہاؤس کو Put کرتا ہوں یہ قرارداد۔ Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

یہ ایک دو ریزولیوشنز اور بھی آئی ہیں، اس کے لئے بھی جی-----

(مداخلت)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نه جی دا دوه ریزولیوشنز اوشی نو د هغې نه پس بیا خبره اوکړئ جی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: یہ ایک قرارداد ہے وقار احمد خان صاحب کی لیکن آپ Rules relaxation کے لئے آپ کر لیں، یہ نہیں ہے اس طرح کہ ایک دفعہ Rules relax ہو گئے، ہر دفعہ آپ نے Rules relax کرنے ہوتے ہیں (مداخلت) نہیں جی، یہ ہمارا غلط چل رہا ہے، رولز ہمیشہ Relax کرنے پڑتے ہیں۔ جی وقار خان صاحب!

<u>جناب وقار احمد خان</u>: جی میں Rules relax کرنے کی درخواست کرتا ہوں سر، Under 240-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: رولز آپ پڑھیں، آپ پڑھیں جی، آپ کونسے Rules relax کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: کونسا Rule ہے سر؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی آپ پڑھیں۔

جناب وقار احمد خان: د 240 د لاندې 124 اجازت غواړم سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Ji Waqar Ahmad Khan Sahib!

جناب وقار احمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب، دا جوائنټ ریزولیوشن دے ، د شوکت یوسفزئی صاحب، د اکبر ایوب صاحب او د محب الله خان صاحب او د ډاکټر امجد صاحب سائن پرې هم دے جی۔

قرارداد

جناب وقار احمد خان: محترم جناب سپیکر صاحب، یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے عوام کا اسلام آباد انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر بہت زیادہ انحصار ہے لیکن بد قسمتی سے نہ وفاقی حکومت نے اور نہ سول ایوی ایشن اتھارٹی نے خیبر پختونخوا کے مسافروں کا یہ خیال رکھا ہے کہ انہیں ایئرپورٹ جانے میں بہت زیادہ تکلیف کا سامان کرنا پڑتا ہے اور وہ ایسے کہ جاتے ہوئے موٹروے سے ایئرپورٹ کا لنک روڈ لینے کے لئے یا گولڑہ موڑ کی طرف اور یا تو چکری کی طرف کافی زیادہ فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ لہذا خیبر پختونخوا کے مسافروں کا یا ان کے رشتہ داروں کو ان کے استقبال کے دوران ہی آسانی دی جائے کہ اسلام آباد انٹرچینج پر ایئرپورٹ کے لنک روڈ کے انتہائی قریبی جگہ پر مناسب ٹرننگ پوائنٹ دیا جائے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر صاحب، اکثر زمونږه خلق چې دی ټول د ملاکنډ ډویژن د دوئ اکثر د شپې فلائټونه وی، هغوی چې کله ځی نو هغه چکری طرف ته ځی نو هغه د انټرچینج نه چې دغه شی نو بیا جی پچاس کلومیټر، ساټھ کلومیټر ځی دا سې اسلام آباد طرف ته ځی نو زما ریکویسټ دے چې دا قرارداد منظور شی او-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ڈاکٹر امجد صاحب، ڈاکٹر امجد صاحب کا مائیک آن کریں، ڈاکٹر امجد صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب امجد علی (وزیر ہاؤسنگ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بہت اہم ایشو ہے اور خاصکر ہمارے پورے کے پی کے لئے کیونکہ یہاں سے جب لوگ جاتے ہیں جو اسلام آباد کا نیا انٹرنیشنل ایئرپورٹ بنا ہوا ہے تو کم از کم کوئی پندرہ سولہ کلومیٹر یا تو چکری جانا پڑتا ہے تو وہاں بھی یوٹرن ہے تو اس پہ آنا ہوتا ہے یا گولڑہ موڑ جانا ہوتا ہے تو ان شاء اللہ کل وفاقی وزیر مراد سعید صاحب کے ساتھ میرا ایک Inauguration ہے وہاں میرے حلقے میں تو ان سے اس بارے میں بات کروں گا کہ اس کو نزدیک کہیں سے انڈر پاس دے دیں یا کوئی اور مطلب ہے یوٹرن دے دیں تاکہ نزدیک، تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو کیونکہ ان کی بات ٹھیک ہے محترم ایم پی اے صاحب کی، یہ اکثر لوگ چکری سے آگے نکل جاتے ہیں تو پھر اگلے انٹرچینج پہ ان کو واپس آنا پڑتا ہے تو کم از کم گھنٹہ ان کو لگ جاتا ہے یا اس سائیڈ پہ جب اسلام آباد جانا پڑتا ہے تو اس کو میں سپورٹ بھی کرتا ہوں اور ان شاء اللہ اس پہ میں کل بات بھی کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل یہ کافی Important resolution ہے اور یہ وقار احمد خان صاحب نے میرے خیال سے ایک بیس پچیس دن پہلے ہماری اسلام آباد میں ملاقات ہوئی تھی اور مجھے انہوں نے کہا تھا تو میں نے پرویز خٹک صاحب سے اور اسد قیصر صاحب سے اس بارے میں بات کی تھی، انہوں نے بھی یہ یقین دہانی کرائی کہ اس پر ہم کام کریں گے لیکن ہماری طرف سے ایک ریزولیوشن چلی جائے تو کافی بہتر ہے جی۔ Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Ji Humaira Khatoon Sahiba.

قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں Rule 124 کے تحت Rule 240 کو Relax کر کے قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہتی ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member, to move her resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Ji Madam!

قرارداد

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر صاحب، میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد وانضباط وطریقہ کار 1988 کے قاعدہ 123 کے تحت آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان میں قرارداد پیش کرتی ہوں کہ یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ تھیلیسیمیا کے موذی مرض میں مبتلا بچوں کا مکمل علاج بھی صحت انصاف کارڈ میں شامل کیا جائے تاکہ صوبہ بھر میں تھیلیسیمیا کے مرض میں مبتلا ہزاروں بچے اور ان کے والدین کو ریلیف فراہم کیا جا سکے۔

جناب سپیکر صاحب! اس وقت ملک بھر میں تھیلیسیمیا کے موذی مرض میں مبتلا بچوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ اس مرض میں مبتلا بچوں کے جسم میں خون پیدا کرنے کی صلاحیت کمزور یا شدید متاثر ہوتی ہے جس کی وجہ سے ہر مریض کو اس کی ضرورت کے مطابق ہفتہ دو ہفتے یا مہینے بعد بلڈ ٹرانسفر سمیت دیگر علاج کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ایک مہنگا اور تکلیف دہ علاج ہے جبکہ اس موذی مرض میں مبتلا مریضوں کی بڑی تعداد انتہائی غریب گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ حال ہی میں صوبائی حکومت نے صوبے کے ہر فرد کو مفت علاج معالجے کی سہولت فراہم کرنے کے لئے صحت انصاف کارڈ کا اجراء کیا جس کے تحت مریضوں کو علاج معالجے کی مد میں دس لاکھ روپے تک کی سہولت حاصل ہوتی ہے لیکن بدقسمتی سے صحت انصاف کارڈ میں تھیلیسیمیا کا علاج شامل نہیں ہے۔ لہذا یہ ایوان قرارداد کے ذریعے یہ صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تھیلیسیمیا کے موذی مرض میں مبتلا بچوں کا مکمل علاج بھی صحت انصاف کارڈ میں شامل کیا جائے تاکہ صوبہ بھر میں تھیلیسیمیا کے مرض میں مبتلا ہزاروں بچوں اور ان کے والدین کو علاج معالجے کے سلسلے میں ریلیف فراہم کیا جا سکے۔ اس قرارداد میں میرے ساتھ تعاون کیا ہے محترم شوکت یوسفزئی صاحب نے، محترم اکبر ایوب صاحب نے، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ نے اور دیگر اور ممبران نے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی بات کرنا چاہتا ہے اس پہ، جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جناب سپیکر! یہ واقعی بہت ہی اہم ایشو ہے اور میں تو اس کو اس لئے سپورٹ کرتا ہوں کہ میں نے خود دیکھی ہیں ان کی مشکلات، ان کی تکالیف کو تو وہ تو ان شاء اللہ تعالیٰ ہو گا لیکن چونکہ صحت کارڈ میں لانے کے لئے ہمارے پاس چونکہ اسٹیٹ لائف کا وہ ہوتا ہے تو اس

میں بہت ساری چیزیں Agree ہوتی ہیں کچھ چیزیں ایسی تو یہ ادھر جائے گی لیکن اس کمیٹی میں جائے گی لیکن ہم اس کو سپورٹ کریں گے اس وقت۔

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

یہ آج جو ایڈجرنمنٹ موشن تھی آئٹم نمبر 6 پہ، وہ اختیار ولی صاحب اس وقت ہال میں موجود نہیں تھے لہذا سیکرٹریٹ سٹاف کو یہ انسٹرکشن دی جاتی ہے کہ Monday پہ ان کا یہ دوبارہ لیا جائے، Monday کو دوبارہ لیا جائے گا۔ آپ کا جناب بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب۔

رسمی کارروائی

جناب سردار حسین: شکریه، جناب سپیکر صاحب چې ما له مو موقع راکړه۔ زما نه مخکښې جناب سپیکر، په کال اټینشن باندې عنایت الله خان هم خبره اوکړه او نن هم د اسمبلۍ مخې ته د وزیرستان نه ډیر خلق راغلی دی، ډیر زیات خلق راغلی دی او هغوی احتجاج کوی، محسود قوم دے غالباً دلته زمونږ ورور ناست دے خو دا جناب سپیکر، هغه خلق دے چې په دې Militancy کښې او بیا په دې آپریشنو کښې د دوئ کورونه تباه شوی دی، د دوئ مارکیټونه تباه شوی دی، د دوئ اقتصاد تباه شوے دے او بیا دا ډیره زیاته د حیرت خبره ده چې حکومت څلور لکهه روپۍ کور مقرر کړے وو، تاسو په خپله سوچ اوکړئ چې د پښتنو او بیا زمونږ په دې سابقه قبائلی سیمه کښې په څلور لکهه خو زه نه پوهیږم چې Sorry، یوه کمره هم نه جوړیږی خو بیا هم چې هغه څلور لکهه روپۍ مقرر شوی وې-----

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! تاسو دوه درې خلې اوټوخیدئ وړومبې دا ټیسټ تاسو اوکړئ هسې نه چې څه مسئله نه وی ګورې۔

جناب سردار حسین: نه دا به هم شوکت صاحب ته اووایم چې ما له ئې خو اوس ټیسټ اوکړو او هغه نیګټیو راغلې اسمبلۍ کښې مې اوکړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او کنه جی ټوخیږئ نو ځکه ما وئیل هسې نه چې څه ایشو جوړه نشی۔

جناب سردار حسین: او د نگهت بی بی هم نیګټیو راغې (قہقہہ) مهربانی، جناب سپیکر، حقیقت دا دے چې دلته ډیر لوئې ظلم روان دے او ډیر لوئې ظلم اوشو۔ اوس پکار خو دا وه، د شوکت صاحب توجه به غواړمه، هغه چې حکومت یو نوې منصوبه راوړې ده چې کورونو به تقسیموؤ، مونږ ګورو دا چې دا کورونه په اسلام آباد کښې تقسیمیږی یا به په بل لوئ ښار کښې تقسمیږی، مونږ نه دی کتلی چې په هغه ښارونو کښې خدائے مه کړه چې د Militancy په وجه یا د آپریشنو په وجه کورونه د چا وران شوی دی۔ سوال بیا دلته دا دے چې د کومو خلقو کورونه، دکانونه، مارکیټونه، کاروبارونه، هغه د ژوند او د ګزران تیرولو ذریعې ختمې شوی دی آیا د حکومت Priority اول هغه پکار ده چې هغه خلقو له کورونه جوړ کړی، د کورونو تاوانونه ورکړی هغه چې کوم مارکیټونه او که نه هغه دا چې کوم عمل شروع دے جناب سپیکر، دغه اوکړی۔ بیخې په دې وطن کښې، په دې ملک کښې نور هم بې کوره خلق شته دے، پکار ده چې هغوی ته کورونه ملاؤ شوی، پکار ده چې په آرزانو نرخونو ورته کورونه ملاؤ شی، په آرزانو قسطونو ورته کورونه ملاؤ شی خو دا په دې دهشتګردئ کښې خو د ټولو نه لوئې تاوان بیا دې پښتون بیلټ کړے دے، پښتون بیلټ کړے دے۔ تاسو سپیکر صاحب، روزانه ګورئ چې استاذان هم په احتجاج دی، نرسیانې هم په احتجاج دی، زه حیران په دې یمه چې دا حکومت ما له چې څوک جواب راکوی نو چې ما واؤری نو ما له به جواب راکړی۔ (مداخلت) خیر دے، خیر دے دا د شریکې مسئله ده جناب سپیکر، دلته دوه دوه ورځې او درې درې ورځې سرکاری ملازمان ناست وی، دوئ ورسره وعده اوکړی او هغه وعده بیا سر ته نه رسوی۔ بیا شوکت صاحب خفه کیږی چې دا خلق روډونو ته ولې رااوځی؟ زه ورته وئیل غواړم چې دا خلق روډونو ته ځکه رااوځی چې په تاسو ئې اعتماد نشته دے، دا سرکاری ملازمان دی که د دې صوبې اولس دے، مونږ خو دې ته پابند یو، حکومت دې ته پابند دے، ریاست دې ته پابند دے چې د دوئ مسئلې مشکلات حل کړی، دوئ واؤری، دوئ کښینوی، دوئ مطمئن کړی۔ جناب

سپیکر، دا خو مونږ په اولنی ځل وینو چې دلته پښتنې تورسرې راشی شپه ورځ د اسمبلئ مخې ته په احتجاج کښې ناستې وی دا خو دوئ، په دې باندې به خو د دوئ عزت کمیږی نه چې د وزیرانو وفد شی، چیف سیکرټری شی ورسره، نور سیکرټریان شی ورسره، راشی او د دوئ سره کښینی چې په روډونو مسئله نه حل کیږی، مسئلو ته به کښینو مذاکرات به کوؤ، جائزې خبرې به اؤرو ناجائزې به نه اؤرو، جائزې به منو ناجائزې به نه منو۔ خو جناب سپیکر، چې د حکومت حالت دې ځائې ته رااورسی چې خپل اولس سره کښینی نه، که خلق احتجاج کوی بیا به دوئ پولیسو ته اووائی چې ډنډې ورپسې راواخلئ، آنسو گیس پرې کوئ، په سرکاری وسائلو باندې کنټینرې لار کښې ورته ایږدی چې خلق احتجاج نه کوی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، د دې رویې په وجه زمونږ د صوبې او یا زمونږ د حکومت دا هغه چې کوم مخ دے جناب سپیکر، ډیر په معذرت سره دا خبره کوم خپل اولس سره داسې رویه څوک نه کوی او که د یوې شعبې مطالبې ناجائزه وی دا د حکومت ذمه داری ده، نن تاسو سوچ اوکړئ چې د وزیرستان نه دا خلق راغلې دے دا نن چې باهر ناست دی، زه آیا دا تپوس کولې شم چې حکومت له الله دومره توفیق نه دے ورکړې چې لاړ شی او کښینی ورسره، دلته ډاکټر صاحب ناست دے، دلته شوکت صاحب ناست دے، لاړ شئ کښینئ ورسره۔ دا هغه پښتانه دی چې دا تباه شوی دی، دا هغه پښتانه دی چې دا څلویښت کاله په پردی جنگ کښې تباه و برباد شو، دوئ به چا ته ژاړی، دوئ به چا ته فریاد کوی، د دوئ د اؤریدو ځائې کوم دے؟ زما خو دا خیال دے چې داسې د احتجاج خلق راځی، اخلاقی مظاهره اوکړئ چې کوم خلق د اسمبلئ مخې ته احتجاج کوی چائې ډوډئ هم د حکومت د سرکار نه لیږئ چې په خلقو کښې احساس کمتری نه پیدا کیږی، په خلقو کښې جناب سپیکر، احساس کمتری نه پیدا کیږی، احساس محرومی نه پیدا کیږی مسئلې به کیږی خو چې تاسو خلقو سره کښینئ نه، تاسو خلق ځان ته رانزدې کوئ نه او تاسو خلقو له نزدې ځئ نه جناب سپیکر، دا زمونږ دلته کښې څومره د ایکس فاټا ممبران صاحبان دی، ممبران صاحبان دی دا ټول غوښتنه کوی، زما به تاسو ته دا ریکویسټ وی چې بیخې نن ریکویسټ کوم تاسو نن د سپیکر صاحب په کرسئ ناست یئ، زه دا

غواړم دا حکومت د زما نه په دې خبره نه خفه کیږی چې د دوئ رویه د صوبې د اولس سره انتهائی نامناسبه ده، پکار ده چې تاسو نن رولنگ ورکړئ زما اسمبلئ ته چې سیکرټری را نشی یا آفیسر رانشی نو تاسو رولنگ ورکوئ تاسو د دې هاؤس کسټوډین یئ، دا یوه ډیره اهمه مسئله ده تاسو کورونا ته اوگورئ څلور شپږ ورځې پس روژه راروانه ده، گرانئ ته اوگورئ، د ملک دې مسئلو ته اوگورئ او بیا راشئ د بدقسمتئ نه د حکومت دې رویې ته اوگورئ۔ جناب سپیکر، زه به ریکویسټ تاسو ته کوم چې ډیر په سختئ سره حکومت ته اووایئ لکه نن پرون هم احتجاج وو، هغه بله ورځ هم احتجاج وو، نن هم احتجاج دے، سبا به هم احتجاج وی۔ جناب سپیکر، دا خلق احتجاج چا ته کوی دا خو مونږ اپوزیشن ته نه کوی یا دا د بل ملک حکومت ته خو نه کوی، دا زمونږ د صوبې حکومت ته کوی، مونږ ذمه وار یو د دې خبرې چې دوئ مونږ واؤرو۔ لهذا زه حکومت ته گزارش کومه چې دا ډیر زیلې پښتانه دی لاړ شئ ورله او کښینئ ورسره چې کومه مسئله ئې د حل کولو ده، هغه ورله حل کړئ۔ مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب۔۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر صاحب! سپیکر صاحب! میں اس بارے میں بولنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں آپ کا ایشو، سب کو میں دے رہا ہوں موقع۔

حافظ عصام الدین: جناب سپیکر! یہ میرے حلقے کی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا آپ کا حلقہ ہے جی، جی۔

حافظ عصام الدین: مائیک تو آن ہونے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عصام الدین صاحب کا مائیک آن کریں، حافظ عصام الدین صاحب کا مائیک آن کریں آپ اپنی سیٹ پر بیٹھیں کہ یہ۔۔۔۔۔

حافظ عصام الدین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! شکریہ آپ کا۔ جناب سپیکر صاحب، یقیناً یہ ایک انتہائی محسود قوم کے لئے جنوبی وزیرستان کے باشندگان کے لئے یہ ایک پریشان کن مسئلہ ہے، ہمارے تقریباً آٹھ نو سال دس سال ہم نے اپنے علاقے کو چھوڑا واپس جب ہم گئے تو بارشوں کی وجہ سے اور مختلف آپریشنوں کے نتیجے میں ہمارے مکانات بالکل منہدم ہو چکے ہیں جیسے بابک صاحب نے بھی عرض کیا کہ ان پہاڑوں میں جو ہمارے، ہمارے باپ دادا نے انتہائی محنتوں کے نتیجے میں وہ گدھوں پر،

مختلف جانوروں کے نتیجے میں دور دور سے مٹی لاکر اور پتھر لاکر اس کے نتیجے میں گھر ہمارے لئے تعمیر کئے، وہ پھر یکایک اور اچانک بالکل ملیامیٹ ہو جانا وہ تو ہمارے لئے کئی نسلوں تک بھی وہ ہم تعمیر نہیں کر سکیں گے لیکن اس معاوضے کا جس کا اعلان حکومت کی طرف سے ہمارے لئے ہوا تھا چار لاکھ کا معاوضہ، ہم نے ڈیمانڈ اور مطالبہ نہیں کیا تھا یہ حکومت کا ہمارے ساتھ ایک خیر خواہی اور خیر سگالی کے جذبے کے نتیجے میں جو بیرونی مختلف قسم کے آپریشنوں کے نتیجے میں جو فنڈنگ ہوئی تھی، پاکستان کو فنڈز اور امدادیں آئی تھیں، وہ انہی فنڈوں سے اور انہی امداد سے ہمارے لئے اعلان ہوا تھا لیکن یہ مسئلہ ابھی ہمارے لئے پریشانی کا باعث بنتا جا رہا ہے تقریباً کئی مہینوں سے ساؤتھ وزیرستان کے ڈسٹرکٹ کے سامنے ہمارا یہ دھرنا جاری تھا قوم کا پھر وہاں سے مجبور ہو کر یہ یہاں پہ شفٹ ہو گیا کہ شاید ہماری حکومت ہماری یہ آواز اور ہماری آہ اور آہ و پکار سن لے اور ہماری کوئی داد رسی ہو جائے۔ تو یقیناً سروے پیسے دیئے بھی جا چکے ہیں، اس سے بھی ان کا نہیں ہے کافی لوگوں کو پیسے دیئے بھی جا چکے ہیں لیکن بہت سارے لوگ رہ بھی رہے ہیں اور بہت ساری کئی تحصیلیں جن کا ابھی تک سروے ہی نہیں ہوا پہلے سروے ہوتا ہے پھر ایک ٹوکن دیا جاتا ہے تو کچھ مہینوں بعد یا ایک سال بعد اس ٹوکن کے نتیجے میں چیک دیا جاتا ہے تو پھر وہ پیسوں کی وصولی ہو جاتی ہے لیکن ابھی جو علاقے باقی ہیں جن کا سروے جاری ہے تو وہ سروے انتہائی سست روی کا شکار ہے۔ ہونا تو یہ چاہئیے تھا کہ ایک دن میں دو دنوں میں یا زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے میں ایک گاؤں کلیئر ہو جاتا لیکن وہاں ایک گاؤں کے لئے ایک تاریخ دی جاتی ہے پہلے تو اس تاریخ پر وہاں ٹیم کا پہنچنا نہیں ہوتا ہے اور ٹیم جب پہنچ جاتی ہے تو ایک دن وہاں سروے ہوتا ہے، وہ گھر کے ساتھ تصاویر وغیرہ لئے جاتے ہیں اور پھر کئی ہفتے مہینے گزر جاتے ہیں وہ ٹیم دوسرے دن یعنی وہ تاخیر کا شکار ہو جاتی ہے۔ تو ایک یہ جو ٹیمیں ہیں یہ بروقت اپنی کارروائی کریں اور جو پینڈنگ چیکس ہیں، ہمارے ٹوکن دیئے گئے ہیں اور وہ کام ابھی تعطل کا شکار ہے، بنیادی طور پر مسئلہ اس سے بنا ہے کہ جو باقی علاقے ہیں فوری طور پر اس کے آرڈرز جاری کئے گئے ہیں، اس کے لئے ٹیمیں تشکیل دی جائیں، فوری طور پر پورے علاقے کا سروے کیا جائے جتنا علاقہ باقی ہے اور جو ٹوکن دیئے جا چکے ہیں، ٹوکن کا اجراء حکومت ہی نے کیا ہے، ضلعی انتظامیہ اور وہاں سیکورٹی اداروں کے نمائندگان اس میں تھے۔ اس میں اجراء، ٹوکن دیئے ہیں لہذا اس ٹوکن کے نتیجے میں چیکس دیئے جائیں اور اس میں اگر کسی ٹیم کے لئے کوئی مسئلہ ہے تو وہ کلیئر کیوں نہیں ہوتا ہے، کئی سال ہو چکے ہیں ٹوکن دیئے گئے ہیں، لوگ ٹوکن لے کر پھر رہے ہیں کوئی کہہ رہا ہے اس پر نہیں ملیں گے، ٹوکن، چیک نہیں ملے گا کوئی کہہ رہا ہے ملے

گا، اس لئے لوگوں میں کافی افراتفری ہے، غریب لوگ ہیں ایسے بھی لوگ یہاں ہیں، سفید باریش لوگ بزرگ لوگ جو کبھی زندگی بھر پشاور میں آئے نہیں ہوں گے لیکن ان حالات سے مجبور ہو کر وہ بھی یہاں آئے ہیں، صوبائی اسمبلی کے سامنے دھرنا دیئے بیٹھے ہیں، ہماری بھی گزارش ہو گی کہ یہ حکومت ہماری ہی ہے، آپ بھی ہمارے ہی ہیں، سب ایک بھائی ہے تو ان بزرگوں کی ہم شنوائی کریں، ان کی آواز سنیں اور فوری طور پر یہ مسئلہ حل ہو جائے، اس کے لئے سی ایم صاحب سے خصوصی ملاقات جو بھی صورتحال ہو تاکہ یہ مسئلہ جلد بنیادوں پر حل ہو جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ شوکت یوسفزئی صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وثقافت): جو انہوں نے توجہ دلائی ہے بہت Important issue ہے، اس پہ Already بہت سارا کام ہو بھی چکا ہے۔ چونکہ جو Delay ہو رہا ہے وہ زیادہ تر سروے کی وجہ سے ہو رہا ہے کہ مطلب کوئی جگہ ایک بتاتا ہے تو وہاں اس کا ایڈریس، ایڈریس میں ایشوز میں آرہے ہیں تو کئی دفعہ اس حوالے سے میٹنگز بھی ہو چکی ہیں اور اس پہ کام ہو رہا ہے، وہاں کے جو کمشنر اور وہاں جو انتظامیہ اور وہاں کے مختلف جو ایجنسیاں ہیں اور اب تو خیر Merge ہو چکا ہے لیکن ان تمام لوگوں کا ڈیٹا بھی اکٹھا کرنا بہت مشکل کام تھا جو اب انتظامیہ کر رہی ہے لیکن اس کا باقاعدہ جائزہ لیا جاتا ہے اور یہ آج اگر وہ وہاں نکلے ہیں تو میرے خیال سے یہ ہم سب کی کمزوری ہو سکتی ہے کیونکہ وہاں کے ممبران موجود ہیں، ہونا چاہیئے تھا اسمبلی میں لے آتے، حکومت سے رابطہ کرتے۔ اب وہ اگر یہاں آگئے ہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی بات سنی جاری ہے۔ اب تک جناب سپیکر، تقریباً 29 ارب روپے تقسیم ہو چکے ہیں جو Merged areas ہیں۔ 29 ارب اور بالکل انہوں نے کہا چار لاکھ روپے Fully damage اور ایک لاکھ 60 ہزار Partially damage کو دیا جاتا ہے لیکن یہ ظاہر ہے آپ کو پتہ ہے مشکلات بھی ہیں ایک طرف جو Merge ہوا فاٹا، اس Merger کے لئے تیاریاں کچھ بھی نہیں تھیں ہم آئے پورا ایک سال ہمارا اس پہ لگا۔ پولیس کیسے جائے، عدلیہ کیسے جائے اور اللہ کے فضل سے وہ سارے معاملات طے ہو گئے ہیں، خاصہ داروں کا بہت بڑا ایشو تھا، آج اللہ کے فضل سے وہ سارے خاصہ دار ریگولرائز ہو چکے ہیں، وہ پنشن کے حقدار بن چکے ہیں۔ تو یہ ہے کہ کچھ مشکلات ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ ان کو دیکھا جا رہا ہے اور جہاں تک بابک صاحب کی بات ہے کہ حکومت پہ اعتماد نہیں ہے تو وہ 2013 اور 2018 میں جو الیکشن ہوئے ہیں اس میں پتہ چل گیا ہے کہ اعتماد ہے یا نہیں ہے اور ان شاء اللہ 2023 کے انتخابات آئیں گے تو اس میں بھی پتہ

چل جائے گا کہ اعتماد ہے کہ نہیں ہے۔ کیونکہ اعتماد کا Criteria تو الیکشن ہے تو ان شاء اللہ تعالیٰ وہ بھی دیکھیں گے لیکن ساتھ ساتھ میں اپنے بھائی سے ریکویسٹ کروں گا کہ دیکھیں کہ اگر وہاں پہ مشکلات آئی ہیں فاٹا کے اندر تو یہ نہیں کہ یہ صرف حکومت ذمہ دار ہے۔ اگر ہم پچھلا سارا وہ نظام دیکھیں تو سب سے زیادہ پختونوں کو جو Loss ہوا ہے وہ کس دور میں ہوا ہے، مشکلات کس دور میں زیادہ بڑھی ہیں۔ آج اللہ کے فضل سے وہ فاٹا نہیں رہا، اب وہ Settled area بن چکا ہے اور اس میں اللہ کے فضل سے وہاں سکولز تعمیر ہو رہے ہیں، وہاں ہاسپٹلز اپ گریڈ ہو رہے ہیں، وہاں پہ کیڈٹ کالجز بن رہے ہیں، یونیورسٹیاں Propose ہو رہی ہیں تو میرے خیال سے وہ خوشحالی کا دور آ رہا ہے۔ میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ وزیرستان اب وہ وزیرستان نہیں رہے گا، یہ ان شاء اللہ تعالیٰ ٹورازم کا ایک Hub بنے گا، پوری دنیا سے لوگ آ کے یہاں دیکھیں گے کہ وزیرستان کیا ہے۔ ہماری بڑی وہاں پہ ثقافتی، وہاں پہ بڑی ہماری تاریخی وہ موجود ہیں جناب سپیکر، اور ہم چاہیں گے کہ جو Merged area کی خوبصورتی ہے وہ ہم پوری دنیا کو دکھائیں اور وہ جو اس وقت بہت سارے ایریاز کے اندر زبردست امن ہے اور ہم چاہیں گے کہ اس امن سے فائدہ اٹھائیں، وہاں ترقی بھی ہو اور اس میں زیادہ Responsibility ہمارے ممبران اسمبلی کی ہے کہ وہاں کی جو امن وامان کی صورتحال ہے اس کو قائم رکھنے میں سپورٹ کریں اس لئے کہ امن کے بغیر ترقی ممکن نہیں ہے۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب ویلسن وزیر صاحب، ویلسن وزیر صاحب۔ تمام ممبرز سے میری ریکویسٹ ہے کہ دو دو منٹ بات کریں جی، تمام ممبرز کو میں دو دو منٹ دے رہا ہوں۔ پہلے جنہوں نے نام دیئے ہیں وہ باری سے پہلے بات نہیں کریں۔ ویلسن وزیر صاحب۔ ویلسن وزیر صاحب! میں ریکویسٹ کروں گا دو منٹ سے زیادہ کوئی بات نہیں کرے گا میں پھر مائیک کو بند کر دوں گا۔ اگر آپ نے پھر Proper بات کرنی ہے پھر آپ سوال لے آئیں یا کال اٹینشن نوٹس لے آئیں دو منٹ میں بات کریں جی۔ جی ویلسن وزیر صاحب۔

<u>جناب ویلسن وزیر</u>: جناب سپیکر! ٹاؤن ون میں کوہاٹی گیٹ میں تیل گودام میں مسیحی برادری رہائش پذیر ہے جو کہ گزشتہ پچاس سال سے زائد عرصہ سے رہتے ہیں۔ انہیں بغیر نوٹس دیئے ان کے گھروں کو مسمار کیا جا رہا ہے۔ تو میری صوبائی حکومت سے گزارش ہے کہ انہیں جب تک کوئی متبادل جگہ نہیں دی جاتی یا انہیں مطلب کوئی بھی ان کے لئے بندوبست نہیں کیا جاتا تو ان کے گھروں کو نہ گرایا جائے اور انہیں

وہاں پر رہنے کی اجازت دی جائے۔ یہ لوگ مونسپل کمیٹی یاWSSP یالوکل گورنمنٹ کے ملازمین ہیں۔ دوسرا یہ کہ رنگ روڈ پہ کرسچن کالونی ہے جہاں پہ تقریباً کوئی پچیس فیملیز رہائش پذیر ہیں اور ان کا ایک راستہ تھا جو ان کے گھروں کو جاتا تھا، روڈ کے بھی قریب ہے، پی ڈی اے والے وہاں پر ایک دیوار تعمیر کر رہے ہیں جس سے وہ راستہ بند کیا جارہا ہے اور وہ بہت دور سے چکر لگا کر آئیں گے جو کہ راستہ بھی کچا ہے اور اس سائیڈ پہ کام ہو رہا ہے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شوکت یوسفزئی صاحب! آپ پوائنٹس، نوٹس لے لیں اور آخر میں سب کو Respond بھی کریں گے۔

<u>جناب ویلسن وزیر:</u> جناب! وہاں پہ چوری اور ڈکیتی کا خطرہ بھی ہوگا۔ تو پی ڈی اے کو ہدایت دی جائے کہ اس دیوار کو تعمیر نہ کیا جائے اور وہ راستہ انہیں استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نہیں شوکت صاحب، شوکت صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب، ایک منٹ۔ آپ سب سے پوائنٹس لیں، جتنے بھی ممبرز ہیں آخر میں سب کا اکٹھے جواب دے دیں۔ جی وقار احمد خان صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> ما خو په دې کال اټینشن هم جمع کړے وو جناب سپیکر صاحب، خو شارټ خبره دا ده جی چې په نومبر کښې ډی سی صاحب ټیلی فون کړے وو، هلته زما په حلقه کښې هم تقریباً په سوات کښې هم شاید چې په شانګله کښې به هم وی، د دوئ په وینا باندې واړه واړه تاجران دکاندار راجمع شوی دی او پیسې ئې ورکړی دی پنجاب حکومت ته د چینئ د پاره، دوه ورځې پس هغوی ته آرډر دا ملاؤ شو، جواب ملاؤ شو چې ستاسو آرډر کینسل شوے دے خپلې پیسې واپس واخلئ۔ هغه ورځ شوه او دا ورځ شوه جی هغه عاجزان ذرې ذرې شول، کله د ډی سی آفس ته ځی، کله د کمشنر آفس ته ځی۔ ما خو فوډ منسټر صاحب ته هم وینا کړې وه، د انډسټری منسټرصاحب هم ناست دے۔ زما دا خواست دے چې هغه عاجزانو څه ګناه کړې ده شپږ میاشتې اوشوې په کروړونو روپئی هغوی جمع کړی دی حکومت ته او هغه پیسې د هغوی خپلې دی، ذاتی دی۔ نو مهربانی د اوکړی د اپیسې د واپس ورکړی او شپږ میاشتې په کروړونو روپئی د حکومت سره پرتې دی۔ پکار ده چې د هغې ورله څه معاوضه هم واپس ورکړی جناب سپیکر صاحب، زما دغه شارټ کټ خبره ده جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د دې جواب به تاسو کریم خان صاحب ورله ورکړئ د دې بیا وروستو۔ جناب شاہ داد خان صاحب، میجر ریٹائرڈ شاہ داد خان صاحب۔ ان کا مائیک آن کریں مائیک۔ نہیں آن ہو گیا جی۔

جناب شاہ داد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپ کی توسط سے امن عامہ کے بارے میں کچھ بات کرنا چاہتا ہوں خاصکر کہ اس صوبے کے توسط سے تو ہمارے بھائی اختیار ولی صاحب ایڈ جرنمنٹ موشن کے اوپر Monday کو بات کریں گے لیکن میں کوہاٹ بالخصوص PK-81 کوہاٹ کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں سب سے پہلے اور اس کے بعد۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں اگر اس پہ، اسی پہ اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو پھر Monday کو آپ پھر اس پر تفصیلی بات کرلیں گے۔

جناب شاہ داد خان: لیکن اس میں یہ جو مسئلہ ہے اس کا تعلق میرے علاقے سے PK-81 کوہاٹ سے تعلق ہے۔ اس سے پہلے بھی ایک دلخراش واقعہ ہوا جس میں پورا صوبہ سراپا احتجاج تھا حریم فاطمہ کہ جس میں ابھی تک پولیس واضح مؤقف نہیں دے سکی کہ یہ واقعہ کس طرح پیش آیا۔ میں اس واقعہ کی بھرپور مذمت کرتا ہوں اور اس کے علاوہ ابھی اپنے علاقے کے اوپر آتا ہوں کہ جس میں شکر درہ کا علاقہ ہے۔ شکر درہ وہ علاقہ ہے کہ جو تیل کی دولت سے مالا مال ہے، وہ صوبے کی بھی کفالت کرتا ہے اور علاقے کے بھی کفالت کرتا ہے لیکن وہاں پہ امن عامہ کا ایک سنگین مسئلہ درپیش ہے کہ بھتہ مافیا لوگوں کو ٹیلی فون کرتے ہیں، لیٹرز بھیجتے ہیں۔ مجھے ذاتی طور پہ، مجھے ذاتی طور پہ لیٹرز بھیجتے ہیں کہ مطلب اس طرح کریں گے یہ کریں گے وہ کریں گے اور اس میں آپ کا ایک سابقہ وزیر جو ہیں جو الیکشن ہار چکا ہے اور اپنا غصہ نکالنا چاہتا ہے اور وہ جو ہیں اس کے توسط سے بڑی ڈھٹائی سے وہ لگا ہوا ہے اور پولیس بھی اس کی پشت پناہی کر رہی ہے اور میں اس معزز ایوان کے توسط سے آئی جی پی اور ضلعی حکام سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ اس واقعے کا نوٹس لیں ورنہ حالات اگر خراب ہوتے ہیں تو پھر اس کے ذمہ دار یہ خود ہوں گے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک، ٹھیک، ٹھیک ہے۔ تھینک یو جی۔

جناب شاہ داد خان: اس کے علاوہ دوسرا۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں آپ نے اس طرح کہا ہے شاہ داد خان صاحب۔۔۔۔

جناب شاداد خان: دوسرا جو مسئلہ ہے وہ ہے گیس کا اور Area Development Program کا، مجھے بولنے دیں اس ایوان میں مجھے بھی حق ہے کہ میں بھی بات کروں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل آپ کو حق ہے آپ Proper سوال لے آئیں یا Proper call attention notice لے آئیں ابھی میں سب کو موقع دے رہا ہوں۔ دوسری ایک بات میں کلیئر کر دوں کہ یہاں پر تمام ہمارے آنریبل ممبرز جو ہیں وہ کھڑے ہو جاتے ہیں پوائنٹ آف آرڈر پہ، تو پوائنٹ آف آرڈر جو ہے اس کا تو پہلے آپ مطلب سمجھ جائیں کہ پوائنٹ آف آرڈر ہے کیا چیز۔ اگر کوئی رولز میں Violation ہو رہی ہے اس پہ آپ اٹھ سکتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب شاہداد خان: جب Violation ہو رہی ہے تو تب ہم بول رہے ہیں، اگر آپ ہمیں اس ایوان میں اجازت نہیں دیں گے تو کون دے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں بات کر لوں پھر میں موقع دے رہا ہوں لیکن پہلے میری سن لیں، پہلے سن لیں پھر بات کریں شاہداد خان صاحب۔ شاہداد خان صاحب! آپ بات کریں لیکن میں جو کہہ رہا ہوں کہ اگر ہم ہی Rules follow نہیں کریں گے تو لوگ ہمیں Follow کرتے ہیں ہمیں بھی Rules follow کرنے چاہئیں۔ جو طریقہ کار ہے آپ نے اپنے حلقے کے بارے میں بات کرنی ہے کال اٹینشن لے آئیں، کوئسچن لے آئیں، ایڈجرنمنٹ موشن لے آئیں، اس پہ آپ بات کر سکتے ہیں لیکن یہاں پر ہمارے تمام ممبرز اٹھتے ہیں مجھے اتنے پیپرز ملے ہیں انہوں نے کہا ہے پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنی ہے تو میں صرف آپ سب ممبرز کو سمجھانا چاہ رہا ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر جو ہے وہ اگر کسی Rule میں Violation ہو رہی ہے تو اس پہ آپ بات کر سکتے ہیں۔ ابھی ہم رولز میں امنڈمنٹ کر رہے ہیں، اس میں ہم Zero hour لا رہے ہیں تمام ممبرز کے لئے، اس میں آپ اپنے حلقے کے لئے ٹائم نکال سکتے ہیں اس پہ بات کر سکیں گے۔ اس لئے آپ اس طریقہ کار پہ جائیں ابھی آپ نے اگر بات کرنی ہے تو ایک منٹ کے اندر اپنی بات ختم کریں جی۔ جی ایک منٹ میں اپنی بات کریں جی۔

جناب شاہداد خان: میں گیس کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے مطلب اپنے علاقے شکر درہ میں اور لاچی کے لئے رائلٹی کے فنڈ سے پیسے داخل کئے تھے اور جس کے اوپر حکومت نے اعلان بھی کیا اور اس پہ شکر درہ میں کام بھی شروع ہو گیا لیکن ابھی تک وہ کام اسی طرح کا پڑا ہوا ہے، پائپ آ گئے لیکن میرے علاقے لاچی میں پائپ ابھی تک کوئی نہیں بچھا اور اس کے دو سال ہونے کو ہیں۔ ایک تو مطلب اگر

فنڈ کا مسئلہ ہے تو وہ بھی تو ہے لیکن فنڈ مطلب ہے رائلٹی سے پیسے انہوں نے کاٹے ہیں اور ان کے اکاؤنٹ میں گئے ہیں ایس این جی پی ایل اور اس کے علاوہ کوہاٹ میں جو رائلٹی کو ختم کر کے Area Development Program شروع کیا گیا اور اس کے اوپر ابھی تک مطلب کوئی وہ نہیں ہے کہ کام ہو گا نہیں ہو گا اور کس طرح ہو گا۔ ہمارے ساتھ حکومت نے ACS صاحب اور باقی لاء منسٹر وغیرہ یہ تھے اور انہوں نے Written میں ہمیں دیا ہے کہ جو بھی کام ہو گا آپ لوگوں سے پوچھا جائے گا۔ پارلیمنٹرین کا لفظ اس میں لکھا ہوا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شاہ داد خان صاحب! شاہ داد خان صاحب! ایک منٹ میں بات کروں۔ آپ اگر اپنے علاقے کے عوام کے لئے اتنے سنجیدہ ہیں تو یہ چیز آپ کال اٹینشن نوٹس پہ لے آئیں اس لئے ابھی جو ہم باتیں کر رہے ہیں یہ ہم صرف اور صرف وہ سیاسی پوائنٹ سکورنگ کر رہے ہیں، اس سے نہ اسمبلی سیکرٹریٹ کا کوئی Concern ہے نہ کچھ ہے ہم صرف وہ میڈیا کو آپ Highlights بتا رہے ہیں۔ آپ Proper اگر اس میں چاہتے ہیں کہ اس پہ کام ہو تو اس پہ آپ کو سچن لے آئیں، کال اٹینشن نوٹس لے آئیں اس لئے یہاں پہ ابھی کوئی Bound نہیں ہے کہ آپ کے ان سوالوں کا جواب دے۔ اس لئے یہاں ایجنڈے پر کوئی چیز نہیں ہے کہ اگر آپ صرف وہ تقریر کرنا چاہ رہے ہیں اور لوگوں کو بتانا چاہ رہے ہیں کہ میں نے اپنی بات کی لیکن وہ آپ کی تقریر تک محدود ہو گی اس پہ کوئی Implementation نہیں ہو گی جی۔

<u>جناب شاہ داد خان</u>: جناب سپیکر صاحب! اگر آپ ناراض نہ ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شاہ داد خان صاحب۔

<u>جناب شاہ داد خان</u>: لیکن اگر مجھے آئینی تحفظ حاصل نہیں ہے تو مجھے یہاں پر بیٹھنے کی اجازت بھی نہیں ہونی چاہیئے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شاہ داد خان صاحب! (مداخلت) میں نے وہی کہا کہ آپ کو پھر ایجنڈے پر بات کرنی چاہیئے اپنے حلقے کے لئے اگر بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میر کلام خان صاحب۔

<u>جناب میر کلام خان</u>: جناب سپیکر صاحب! دو منٹ مجھے بھی چاہیئں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میر کلام خان صاحب۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، میں نے جلدی جلدی سے بات ختم کرنی ہے۔ جناب سپیکر، پہلی بات یہ ہے کہ امن وامان کی جو صورتحال پورے کے پورے صوبے میں بنی ہوئی ہے اس کے حوالے سے جناب سپیکر، اگر دیکھا جائے تو اس مہینے کے دوران پورے کے پورے خیبر پختونخوا میں جو جانی خیل کا واقعہ ہوا، جو کرک میں واقعہ ہوا، نارتھ وزیرستان میں، جنوبی وزیرستان میں ہ، اس حوالے سے جناب سپیکر، ہم نے سنجیدہ ہونا ہوگا، صوبائی حکومت کو ان چیزوں کو سنجیدگی سے لینا ہوگا۔ منسٹر صاحب نے فرمایا کہ بالکل مثالی امن آیا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ مثالی امن نہیں آیا ہے ابھی تک۔ چونکہ ہمارے آئی ڈی پیز افغانستان میں رہ رہے ہیں۔ بکاخیل آئی ڈی پیز کیمپ میں رہ رہے ہیں اور روزانہ کی بنیاد پر لوگوں کو اپنے گھروں کے اندر مارا جاتا ہیں۔ تو جناب سپیکر، امن وامان کی اس صورتحال کو سنجیدگی سے لینا ہوگا۔ دوسری بات جناب سپیکر، Merged districts میں زمینی تنازعات بہت سخت شکل اختیار کر گئی ہے اس لئے کہ اس کے لئے کوئی حکمت عملی نہیں ہے صوبائی حکومت کے ساتھ۔ تو میں آپ کے توسط سے صوبائی حکومت کو ایک Suggestion دینا چاہتا ہوں کہ Merged districts کے ممبرز کی ایک کمیٹی بنائی جائے اس مسئلے کے حل کے لئے کہ وہ جنوبی وزیرستان کے کان کنی کا مسئلہ ہو یا نارتھ وزیرستان میں ہو، دوسرے علاقے میں ہو کہ ان سارے کے سارے مسئلوں کو نزدیک اور باریکی سے دیکھ لیا جائے اور ان کی حکومت کو ایک Suggestion دے دیں ان کے حل کے لئے۔ تیسری بات جناب سپیکر، ضم اضلاع کے طالب علم اسلام آباد اور لاہور میں پچھلے دو مہینوں سے بھوک ہڑتال پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن جناب سپیکر، کسی نے یہ زحمت نہیں کی کہ ان کی وہ فریاد سن لیں کہ ان کا مسئلہ کیا ہے۔ اس کے بعد کہ گورنر ہاؤس پنجاب کے سامنے انہوں نے احتجاج کیا، اس احتجاج کی بناء پر ان سٹوڈنٹس کو جن سٹوڈنٹس نے احتجاج کیا تھا ان کو یونیورسٹیز سے بھی نکالا گیا ہیں۔ تو جناب سپیکر، یہ ضم اضلاع کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے جو Merger کا ہم کہہ رہے ہیں کہ ان کے لئے ہم Merger کر کے ان کو ہم Facilities دے رہے ہیں لیکن جناب سپیکر، ان کو اضافی تنگ کیا جا رہا ہے۔ Merger کے باوجود بھی یہاں پہ ان کو وہ حقوق نہیں مل رہے ہیں۔ چونکہ بات جناب سپیکر، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نارتھ وزیرستان کا، ہیلتھ منسٹر تو یہاں پر بیٹھا نہیں ہے اس کا Specially notice لیا جائے۔ ان میں بالکل دن دیہاڑے اتنی کرپشن ہو رہی ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے ہیں جناب سپیکر۔ تو ان چیزوں کو کہ انصاف کے نام پر آپ لوگ آئے ہیں اور لوگوں کی

آپ سے انصاف کی توقع ہے لیکن جناب سپیکر، وہاں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں انصاف کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ تو جناب سپیکر، اس کا بھی سنجیدگی سے نوٹس لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی۔

جناب میر کلام خان: جناب سپیکر، صرف ایک منٹ۔ اقلیتی برادری ہے ہمارے وزیرستان میں۔ ان کا 20-2019 کا اے ڈی پی بھی Lapse ہو گیا ہے جناب سپیکر اور 2021 کی اے ڈی پی میں اس کے لئے فنڈ رکھا گیا ہے۔ اس میں میرے حلقے میں نارتھ وزیرستان، میران شاہ اور رزمک میں ہماری اقلیتی برادری ہے، اس کے لئے کوئی پروگرام نہیں بنا رکھا ہے۔ میں سپیشل اسسٹنٹ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ صرف چترال کے نہیں ہیں وہ پورے صوبے کی اقلیتی اور ینارٹی برادری کے لئے وہ سپیشل اسسٹنٹ بنایا گیا ہے، تو وہاں کا بھی چکر لگائیں اور ان لوگوں کا بھی حال پوچھ لیں۔ جناب سپیکر، آخری بات میں آپ کی حکومت کے Favour میں کرنا چاہتا ہوں کہ غلام خان ٹرانزٹ ٹریڈ جو دو دن پہلے آپ کے صوبائی منسٹرز نے اس کا افتتاح کیا، تو میں اپنی طرف سے اور میں پورے کے پورے میرے حلقے کی طرف سے آپ اور آپ کی صوبائی حکومت کا میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے ہمارے وزیرستان کے لوگوں کے لئے یہ ایک بڑا قدم رکھا۔ یہ جناب سپیکر، اس لئے ضروری تھا کہ وہاں پر اس کے ساتھ معاشی صورتحال بہتر ہو گی۔ تو اس کے ساتھ فوراً امن وامان میں بھی بہتری آ جائے گی۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہدہ وحید صاحبہ۔ شاہدہ وحید صاحبہ۔ شاہدہ وحید صاحبہ۔

محترمہ شاہدہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، مردان میں جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ روز بروز جو ہے کورونا، کورونا جو ہے وہ زیادہ ہو رہا ہے انسانوں میں۔ تو میری آپ سے، تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، ہسپتالوں میں آکسیجن سلینڈرز نہ ہونے کی وجہ سے مریض مر رہے ہیں اور مریضوں کو آئی سی یو میں بھی تکلیف کا سامنا ہے۔ مردان، ایم ایم سی ہسپتال کی میں بات کر رہی ہوں جی۔ تو لہذا میری۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! یہ Reading آپ نہیں کر سکتی۔ آپ اپنے۔۔۔۔۔

محترمہ شاہدہ: جی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ Reading کر رہی ہیں، Paper reading کر رہی ہیں، کسی نے لکھ کر آپ کو دیا ہے وہ Read کر رہی ہیں، آپ Read نہ کریں۔

محترمہ شاہدہ: جی اچھا۔ جناب سپیکر صاحب، مردان میں روز بروز کورونا مریضوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور ایم ایم سی ہسپتال میں آکسیجن کے سلینڈرز کی بہت کمی ہے اور آئی سی یو میں بھی آکسیجن کی کمی کا سامنا ہے۔ لہذا میں وزیر صحت سے یہ درخواست کرتی ہوں حکومت سے کہ اس کے لئے جلد از جلد کوئی انتظام کرے۔ شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر! بڑھاپے کی وجہ سے دو منٹ زیادہ سے زیادہ لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

میاں نثار گل: تھینک یو۔ جناب سپیکر، میں نے جو ابھی بات کی لوڈشیڈنگ کے متعلق۔ تو یہ تو پورے صوبے کا مسئلہ ہے لیکن آپ کی توجہ، شوکت یوسفزئی صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک دن پہلے ہمارے ڈی آئی خان سے، کراچی سے یہ جو روڈ انڈس (انڈس ہائی وے) ہے اس پہ ٹریفک آتی ہے لیکن نو گھنٹے ٹریفک بند تھی، لوگوں کا احتجاج تھا کیونکہ چھتیس گھنٹے کے بعد کرک، پورے کرک میں بجلی آتی ہے۔ جناب سپیکر، میں خود بھی چیف پیسکو کے آفس گیا ہوں۔ کل ڈپٹی کمشنر کرک کے ساتھ ہماری اور وہ پیسکو والے بھی تھے، ان کی بھی ملاقات ہوئی، بات ہوئی ہے لیکن سراج ماما گرڈ، کرک گرڈ اور صابر آباد گرڈ۔ یہ تین گرڈ کرک میں ایک ہی گرڈ ہے۔ ہم نے ان کو کہا کہ خدا کے لئے روزے آرہے ہیں، ٹیوب ویلز بند پڑے ہیں کچھ نہ کچھ کیا جائے کہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا ہو لیکن جب وہ کچھ نہیں کرتے تو پھر لوگ روڈوں پہ نکلتے ہیں اور میرے خیال میں شوکت یوسفزئی صاحب اس کا پوچھ لیں۔ نو گھنٹے انڈس ہائی وے کا بند ہونا اور پھر اس کے بعد لوگ اشتعال میں آئے، ان پہ شیلنگ ہوئی۔ ہاں میں یہ نہیں کہتا کہ وہ ٹھیک تھے یا وہ غلط تھے لیکن اشتعال ہوا، شیلنگ ہوئی، انتظامیہ کا اور لوگوں کا آپس میں ٹکراؤ ہوا اور کل ہم سات بجے ڈی سی آفس سے نکلے ہیں آپس میں مذاکرات کر کے۔ ان کو بٹھایا ہوا ہے کہ ان شاء اللہ دو دن میں آپ کا مسئلہ حل کریں گے، اگر حل نہ ہوا تو پھر خود ہم بھی مجبور ہوں گے۔ جناب سپیکر، میں آپ کو، شوکت یوسفزئی صاحب کو، سارے ایوان کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے ایک دو دن میں واپڈا والوں کو ہمارے ساتھ بٹھائیں جو چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں اور لوگوں کو بہت بڑی تکلیف پہنچتی ہے کیونکہ مریض ہوتے ہیں، کراچی سے پشاور تک اس انڈس ہائی وے جو کرک سے گزر رہی ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے ضلع میں اسی طرح لوگ نکلیں اور تکلیف ہو لیکن آپ کہتے ہیں وہ اس کی مرضی ہوتی ہے، مطلب منتخب

نمائندے کی کہ وہ ایک بات ایوان میں پہنچائیں۔ ہم نے بات ایوان میں پہنچا دی، آپ لوگوں کو عرض کر لی، یہ ذمہ داری اب حکومت کی ہے کہ ہمارے ساتھ اس مسئلے پر بیٹھنا چاہتی ہے یا نہیں بیٹھنا چاہتی۔ انتظامیہ کو تکلیف، لوگوں کو تکلیف اور چھتیس گھنٹے کے بعد سر، بجلی جو آتی ہے تو ہم پانی کدھر سے لائیں؟ روزے بھی آرہے ہیں۔ میں شوکت صاحب کو کہتا ہوں کہ یہ جواب اسی طرح مت دیں کہ ہم مل بیٹھ کر کے بات کرلیں۔ یہ بڑا Sensitive issue ہے، دو دن میں تین دن میں آپ جو بھی مناسب سمجھیں، ہم آپ کے دفتر آجائیں گے اور ایک کمیٹی بنا کے کہ اس مسئلے کو پائیدار طریقے سے ختم کیا جائے۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شفیق شیر آفریدی صاحب۔ شفیق شیر۔

<u>جناب شفیق آفریدی</u>: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرے ضلع خیبر میں چونکہ آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ طورخم بارڈر ہے تو وہاں پہ تقریباً دو سو دن ہو گئے ہیں کہ وہاں پہ جو مقامی لوگ ہیں، خوگہ خیل قوم، انہوں نے دھرنا دیا ہوا ہے لیکن بدقسمتی سے ابھی تک کوئی سٹیک ہولڈر وہاں پہ، انہوں نے زحمت گوارا نہیں کی کہ وہاں پہ ان کی حوصلہ افزائی کے لئے چلے جائیں۔ مجھے یہ بھی پتہ ہے سپیکر صاحب، کہ یہ ایشو فیڈرل ایشو ہے لیکن میں بحیثیت ایک نمائندہ اس پلیٹ فارم سے سر، آپ سے التماس کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ہماری یہ آواز وہاں پہ لے کے جائیں اور Implementation کے لئے ان کے ساتھ اس پہ سوچ و غور کریں اور اس کو آگے لے کے جائیں۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے طورخم بارڈر سے ماہانہ کروڑوں روپے کا ریونیو جنریٹ ہوتا ہے۔ سر، وہاں کے لوگوں کو اتنی مشکلات ہیں اور یہ میں آپ کو وضاحت دلانا چاہتا ہوں کہ اصل مسئلہ کیا ہے کہ یہ لوگ وہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ان کے ساتھ ہم نے ایک معاہدہ کیا ہوا تھا این ایل سی اور ایف بی آر کے ساتھ۔ اس معاہدے کی رو سے ہم نے ان کے ساتھ کچھ باتوں پر ہم نے مشاورتی بنیاد پہ ان کے ساتھ ہم نے Implement کیا ہوا تھا لیکن افسوس کی بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ این ایل سی اور ایف بی آر کے ساتھ ہماری جو باتیں ہوئی تھیں، یہ تقریباً 432 کنال زمین ہم نے ان کو دی ہے سر، اور ہم نے Lease پہ دی ہوئی ہے اور اسی Lease کی مد میں ہمیں ایک مخصوص، جو پہلے ایک Percentage دیا جاتا تھا، انہوں نے اس Agreement کے ذریعے ہمارے ساتھ یہ بات کہی تھی کہ With the passage of time ہم آپ کے ساتھ اس Agreement کے ذریعے Percentage میں اضافہ کریں گے۔ ابھی Verbally ان کے ساتھ ہماری بات ہوئی ہے، ہم نے ان کے ساتھ ایک معاہدہ بھی طے

کیا ہے لیکن بد قسمتی سے 19% کا لیکن وہ اس چیز پہ ٹال مٹول سے کام چلا رہے ہیں اور ہمارے ساتھ بیٹھنے کی حد تک بھی ہمیں جو ہے نا ان کو گوارا نہیں کرتا۔ جناب سپیکر، میں صرف ایک منٹ، ایک منٹ، Kindly-----

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ جس طرح میں نے پہلے شاہ داد خان صاحب کو کہا ہے میں آپ کو بھی یہی بات کہنا چاہ رہا ہوں کہ اگر آپ اپنے حلقے کے عوام کے لئے سنجیدہ ہیں اور کچھ کرنا چاہ رہے ہیں تو یہی باتیں آپ کال اٹینشن کے طور پہ، ایڈ جرنمنٹ موشن کے طور پہ لے آئیں۔ اگر آپ یہاں پر یہ صرف سیاسی پوائنٹ سکورنگ کے لئے کر رہے ہیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے آپ کو۔

جناب شفیق آفریدی: نہیں سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! آپ کے ذہن میں یہ چیز لانا چاہتا ہوں کہ میں نے، اس کے سلسلے میں میں نے، قرارداد بھی منظور ہوئی ہے ہمارے اس پلیٹ فارم سے سر۔ ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے سر، کہ وہاں کے لوگ دن بدن بے روزگار ہوتے جارہے ہیں-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب شفیق آفریدی: تو بجائے اس کے کہ اس کی رائلٹی ہمیں دیں، ہم سے روزگار چھینا جارہا ہے، ہم سے روٹی چھینی جارہی ہے تو اس وجہ سے (مداخلت) سر، آخری ایک منٹ سر، زیادہ ٹائم آپ کا نہیں لوں گا۔ آپ کی بہت مہربانی ہوگی سر۔ اس کے علاوہ وہاں کے مقامی لوگوں کے لئے ویزہ سسٹم جو ہے وہ بہت زیادہ Complications ہو رہی ہے سر، اور اس کے ساتھ ساتھ جو ہمارے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: شفیق شیر صاحب! آپ میرے خیال میں میری بات نہیں سمجھے ہیں۔ میں وہی کہہ رہا ہوں کہ اگر آپ Interested ہیں تو صحیح طریقے سے اس کو لے آئیں۔ تھینک یو جی۔

جناب شفیق آفریدی: نہیں ہو گیا۔ میں، میں۔ اچھا سر یہ لاسٹ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: شگفتہ ملک صاحبہ۔ شگفتہ ملک صاحبہ۔ شگفتہ ملک صاحبہ۔

محترمہ شگفتہ ملک: ډیره مننه سپیکر صاحب۔ زما په خیال چې که تاسو دا خبره اوکړئ چې آئینی نکته، ما جی تاسو ته Written هم درلیږلې دی۔ زه جی یو ډیره مهمه نکته ده او ظاهره خبره ده چې آئینی حوالې سره په پوائنټ آف آرډر خبره پکار وی۔ ستاسو جی سپیکر صاحب، ستاسو مننه کوم چې ما تیر ځل دا خبره پورته کړه نو تاسو په هغې باندې رولنګ هم ورکړو او تاسو ته پته ده چې په 2010 کښې کله د صوبې دا نوم چې دے، زمونږه شناخت چې دے، دا یو

تاریخی کامیابی ده د دې پښتنو د پاره خو د بده مرغه زه به دا اووایم چې دلته کښې خبره اوشوه چې پارلیمان سپریم دے خو زه به دا اووایم چې په موجوده حکومت کښې زمونږه بیوروکریسی چې څومره سپریم ده جی۔ زه په ډیرو سختو ټکو کښې ئې غندنه کوم چې تاسو دا اوګورئ چې د خیبر پختونخوا دا KPK جی ما بار بار تاسو ته او سپیکر صاحب، زه بیا ستاسو مننه کوم چې تاسو په دې باندې بار بار خبره کړې ده خو زه نه پوهیږم چې ستاسو د دغه کرسئی نه دا رولنګ راځی او تاسو دا اوګورئ جی چې تاسو کله په لاره تیریږئ نو تاسو، ایکسائز ډیپارټمنټ ته دا خبره ما بار بار کړې ده چې په ګاډو باندې KPK لیکلې شوې دی جی۔ تاسو جی د ټریفک والا، تاسو چې کله ولاړ یئ تاسو اوګورئ هغوی ته چې کوم یونیفارم ملاؤ شوے دے جی، په هغې باندې KPK لیکلې شوې وی۔ تاسو آفیشل ډاکیومنټس رااوچت کړئ جی د ډیپارټمنټ، زه به تاسو ته د هر ډیپارټمنټ اوښایم ښه د هغې آفیشل لیټر جاری کیږی، په هغې باندې KPK لیکلې شوې وی۔ زه دا خبره کوم چې تاسو د آئین خبره کوئ، دلته کښې چې دا کوم حالات روان دی نو آیا دا تپوس بیا مونږ د چا نه اوکړو چې دا حکومت دومره بې وسه دے چې د آئین حوالې سره د Implementation خبره کیږی نو دا ستاسو دا بیوروکریسی ده۔ زه به په دې باندې بیا پریویلج ته مجبوره شم ځکه چې سپیکر صاحب، یا خو به تاسو پریویلج راؤړئ ځکه چې تاسو په دی باندې خبره کړې ده او نه ایکسائز ډیپارټمنټ چې دے په دې باندی هیڅ قسمه ایکشن اخلی، نه زمونږه د پولیس ډیپارټمنټ، ټریفک چې کوم دے۔ دا KPK ما ته اووایئی جی چې دا په کوم قانون کښې او په کوم آئین کښې KPK لیکلې شوې دے۔ که تاسو خیبر پختونخوا، نو پختونخوا، دیکښې داسې اخبارونه هم شته دے چې دا KP Khyber او Khyber KP دا جی د دې صوبې خلقو سره زیاتې دے، دا د دې صوبې چې زمونږ کوم آئینی حق دے د هغې سره زیاتې دے او دا د پښتنو شناخت نه ورکول، دا قصداً عمداً هغه خلق نه غواړی چې دې پښتنو ته د خپل شناخت ملاؤ شی او که کله تاسو غواړئ نو تاسو چې په ایئرپورټ ځئی، تاسو تپوس اوکړئ چې مخکښې به مونږ ته خلقو وئیل چې دا څه مطلب دے د شمال مغربی سرحدی صوبه؟ او د خلقو به بې عزتی کیده۔ نو دا هغه د پښتنو

شناخت وو چې دا په تیر حکومت کښې ملاؤ شو خو اوس هم هغه قوتونه چې کوم لګیا دی نو زه به تاسو ته دا اووایم چې تاسو د دغه ډیپارټمنټ نه تپوس اوکړئ، که نه وی نو بیا به سپیکر صاحب، زه په دغه ډیپارټمنټ باندې پریویلج راؤړم جی۔ ډیره مننه جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ډیره Important خبره میډم اوکړه او په دې باندې ځو ځله سپیکر صاحب او ما پخپله هم خبره کړې ده، رولنګز هم ورکړے شوی دی او Even په ټی وی شوز کښې ما دا خبره کړې ده، چرته بل میټنګ وی، Gatherings وی په هغې کښې هم زه دا خبره کوم او ما ته خلق هم دا وائی چې ته خو همیشه خیبر پختونخوا او KP دا دغه کوې، Explanation کوې لګیا ئې خو زه بیا لاسټ ټائم د دې ځائې نه دا رولنګ ورکوم پولیس ډیپارټمنټ ته هم، ایکسائز ډیپارټمنټ ته هم او نورو ټول ډیپارټمنټس ته هم چې پولیس ډیپارټمنټ خو د ورومبې په ګاډو باندې چې څومره، سه ورته وائی، چې کریک ډاؤن د اوکړی چې په کوم نمبر پلیټ باندې KPK لیکلې شوې دے، هغه له خو د نمبر پلیټ مات کړې شی او هغه نمبر پلیټ د ټهیک کړې شی۔ بل افسوس ما له په دې هم راځی، زمونږه آفیشل ګاډی چې سرکاری کوم دی په هغې باندې هم، په نمبر پلیټ باندې KPK لیکلې شوې دی۔ نو پکار دا ده چې تمام ډیپارټمنټس والا، ټولو ته، ټولو ډیپارټمنټس والا دا هم اوګوری چې کوم سرکاری ګاډی باندې KPK لیکلې شوے دے، د هغې ډرائیور د Responsible کړی چې نمبر پلیټ د هغه ګاډی ټهیک کړی پخپله یا د هغه کوم آفیشل چې کوم Use کوی، هغه د دا شے ټهیک کړی پخپله باندې۔ دا ځکه چې هغوی ته خلق ګوری چې آفیشلز پخپله KPK لیکی پخپله، دا نور عوام خو به هغوی Follow کوی۔ نو زه ایکسائز ډیپارټمنټ او پولیس ته انسټرکشنز ورکوم د دې ځائې نه چې په دې باندې فوراً عمل اوکړی او دا شے ټهیک کړی جی۔ *آخری شفیق آفریدی صاحب۔ شفیق آفریدی صاحب۔*

<u>جناب اختیار ولی</u>: جناب سپیکر، ما ته هم د یو درې څلور منټو له پاره موقع راکړئ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا جی د مخکښې نه نامې ورکړے شوې وې او په نامو کښې ستاسو نامه نه ده راغلې، لاسټ کښې چې څوک نامه ورکړی هغه راځی جی خالی۔

جناب محمد شفیق: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جس طرح میرے Colleague نے بھی مسمار گھروں کے سروے پہ بات کی اور بلا شبہ یہ سروے کئی سالوں سے جاری ہے اور سست روی کا شکار ہے لیکن سر، اس کی کئی وجوہات ہیں کہ ایک تو یہ جو SOPs بنائی گئی ہے اور اس کی ٹیم کا جو سٹرکچر ہے اس میں آرمی آفیسرز بھی ہوتے ہیں اور انجینئرز وغیرہ سب۔ تو اکثر اوقات ایک نہ ایک غیر حاضر ہوتا ہے یا Late آنے کی وجہ سے وہ سروے بہت سست روی کا شکار ہے۔ ایک Nominal amount ہے اور لوگ بہت زیادہ Affected بھی ہیں۔ قلعہ نما کچے مکانات تھے ہمارے قبائلی اضلاع میں اور ایک جوائنٹ فیملی سسٹم کی وجہ سے کئی Families اس میں آباد ہوتے تھے تو ابھی ایک ہی ID Card پہ اس کی سروے ہوتی ہے اور ایک ہی بندے کو Compensation ملتی ہے تو اکثر اوقات اس پر پھر آپس میں لوگ لڑتے جھگڑتے ہیں اس Compensation پہ۔ تو میری ریکویسٹ یہ ہے سر، کہ ایک تو یہ جو SOP بنایا گیا ہے، اس میں ترمیم کی ضرورت ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ جو سٹیئرنگ کمیٹی ہے جو ڈسٹرکٹ لیول پہ اس کی میٹنگز ہوتی ہے وہ بھی اکثر اوقات بہت Late ہوتی ہیں جس کے گھر کا سروے ہوتا ہے اس کو ٹوکن مل جاتا ہے تو کئی سالوں سے اس کو Compensation نہیں ملتی، آگے پراسیس اس کی بہت Slow ہے۔ تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ ایک جو آرمی آفیسر ہے اس میں کپتان کے اوپر لیول کا بندہ ہوتا ہے تو وہ اپنی ڈیوٹی بھی سرانجام دیتا ہے اس ایریا میں اور جب فارغ ہو جاتا ہے تو پھر یہ ٹیم کو بھی جوائن کر دیتا ہے تو اگر اس میں ترمیم کر کے اس کو تھوڑا Lower level پہ لائیں جس طرح انجینئر، سب انجینئر اس ٹیم میں ہے اور تحصلیدار اس کا ٹیم لیڈر ہوتا ہے تو یہ سروے میں تیزی بھی آجائے گی اور جو زیادہ Affected لوگ ہیں، ان کو بروقت Compensation بھی ملنا شروع ہو جائے گی کیونکہ 2014-15 سے یہ سروے شروع ہے ابھی تک یعنی بہت قلیل اماؤنٹ میں Disbursement ہوئی ہے۔ تو سر، اس پہ اگر صوبائی حکومت نے جو اپنے Part پہ کام تھا تحصیلداروں کی کمی تھی وہ ٹیم کو ابھی دیئے گئے ہیں۔ دوسری بات ایک اور ہے سر، جو اس ٹیم میں ایک Public representative ہوتا ہے، جو Elders وغیرہ اسی علاقے سے لئے جاتے ہیں وہ جب ڈی سی آفس والے نوٹیفائی کرتے ہیں تو اس میں Public representative جو

منتخب نمائندہ ہوتا ہے اس کے ساتھ کوئی Consultation نہیں کرتے، اکثر اوقات لوگ Public day پہ یا اس کے حجروں پہ، منتخب نمائندوں کے حجروں پہ بیٹھے ہوتے ہیں اور شکایات لے کے آتے ہیں تو اگر وہ بندہ Consultation سے لیا جائے، ڈی سی کو ہدایات جاری کئے جائیں کہ وہ منتخب نمائندوں کی Consultation سے لے لیں تو وہ شکایات جو ہے مقامی طور پر زیادہ تر وہ حل ہو سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جناب شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وثقافت: جناب سپیکر! میرے خیال سے جو میرے بھائی نے بات کی، سب سے پہلے تو میں اس کے حوالے سے بات کروں گا کہ جو انہوں نے سپیشل جگہ بتائی کہ یہ اقلیتوں کو نکالا جا رہا ہے تو یہ میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ Already منسٹر لوکل گورنمنٹ نے یقین دہانی کرادی ہے کہ کسی کو اس وقت تک نہیں نکالا جائے گا جب تک ان کے لئے متبادل جگہ نہ دی جائے تو پہلی بات تو یہ ہو گئی جناب سپیکر۔ دوسری جو بی بی نے بات کی اب تو وہ چلی گئی ہیں، مردان میں ویکسی نیشن کے حوالے سے تو وہ میں ابھی ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ یہاں موجود ہیں، آکسیجن کی کمی کے حوالے سے جو بات کی وہ اس کا فوری نوٹس لیں اور کیونکہ کورونا کی صورتحال ہے اور اس میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں ہو سکتی۔ تیسری جناب سپیکر، Merger کے حوالے سے بڑی باتیں ہوئیں فاٹا کے مشکلات کے حوالے سے۔ تو میں یہ عرض کروں گا کہ بالکل یہ نہیں میں کہہ سکتا کہ جی تمام مشکلات حل ہو چکی ہیں لیکن مشکلات حل ہو رہی ہیں۔ آج یہ اسمبلی میں موجود ہیں ہمارے بھائی، آج اپنی بات کر رہے ہیں یہ بڑی بات ہوتی ہے، اس سے پہلے فاٹا کی آواز نہیں سنی جاتی تھی، بڑی مشکلات ہوتی تھیں لیکن آج چھوٹا سا واقعہ بھی ہو جائے لوگ یہاں آجاتے ہیں اپنی بات کرتے ہیں، تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی اس کو Priority بھی دی جائے گی، یہ ہمارے بھائی ہیں انہوں نے بڑی تکالیف دیکھی ہیں، بڑی مشکلات دیکھی ہیں اور اب ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی جو ترقی کا دور ہے وہ شروع ہو چکا ہے۔ جو میاں صاحب نے بات کی رائلٹی فنڈ کے حوالے سے، وہ بھی اس طرح جو ایس این جی پی ایل کے حوالے سے جو بات ہے کہ جو فنڈ جمع ہوا ہے میرے خیال سے میجر صاحب نے بتایا تو ہم اس کی رپورٹ منگوا لیتے ہیں کہ کتنا فنڈ گیا ہے اور اس پہ کام کیوں Slow ہے تو وہ بھی میں آپ کو ان شاء اللہ تعالیٰ ایک دو تین دنوں میں جب جیسے ہی وہ ہمیں جواب دیں گے اس حوالے سے۔ اس طرح خوگہ خیل دھرنے کے حوالے سے بات کی جناب سپیکر، فیڈرل گورنمنٹ کا ایشو ہے لیکن اگر جس طرح آپ نے ان سے کہا کہ آپ اپنے حلقے کے مسائل حل کرنا چاہتے ہیں تو Written میں دے دیں ہم Written میں ان

سے جواب مانگ لیں گے تو وہ بھی جلدی ہو جائے گا باقی جناب سپیکر، انہوں نے جو بات کی شفیق بھائی نے بالکل یہ Genuine بات ہے، منتخب نمائندوں سے رائے لینی چاہیئے اور وہ ضرور ہو گا اور جو شگفتہ بی بی نے کے پی کے کی بات کی بالکل اس پہ میں Agree کرتا ہوں یہ کے پی ہے کے پی کے نہیں ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: کے پی نہیں خیبر پختونخوا ہے کے پی بھی نہیں ہے۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: نہیں کے پی بھی ہو سکتا ہے خیبر پختونخوا بھی ہو سکتا ہے۔ دیکھیں تمام دنیا کے اندر یہ چیزیں ہیں یہ کوئی نہیں بات نہیں ہے۔ اگر آپ امریکہ کو آپ کہیں گے USA، اسی طرح United Kingdom کو آپ کہیں گے UK تو یہ کونسی بری بات ہے اگر کے پی کہا جائے تو کونسی وہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: Cross talk نہیں Cross talk نہیں۔

<u>وزیر محنت وثقافت</u>: Shortcut میں ہونا چاہیئے لیکن یہ کہ کے پی کے نہیں ہونا چاہیئے تو یہ اس بات پہ میں Agree کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ بہت شکریہ سر۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: Thank you ji. The sitting is adjourned till 02:00 pm afternoon, Monday 12th April 2021.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 12 اپریل 2021ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)